رسالہ ھذا میں ھادی انسٹیٹیوٹ والے مولانا راشد صاحب کے کورسز وغیرہم کی اغلاط کی طرف توجہ دلائی گئی اور ان کے ساتھ کیے گئے مکالمے کو جمع کیا گیا نیز اس متعلق مختلف علمائے کرام کی چند باتیں

محرم الحرام 1446 ھ ، جولائی 2024 ء

صاحبِ ھادی انسٹیٹیوٹ کا محاکمہ

صاحب ھادی انسٹیٹیوٹ
کا محاکمہ

مرتب
مولانا محمد اویس رضا مدنی اوکاڑوی
(مدرس جامعۃ المدینہ، فیصل آباد)

فہرست

مقدمہ

مولانا محمد راشد مدنی جامعۃ المدینہ کے فاضل عالم ہیں، کئی سالوں سے دعوت اسلامی کے شعبہ المدینۃ العلمیہ میں اپنی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ ان دنوں کراچی میں مقیم اور ماہنامہ فیضان مدینہ کے ایڈیٹر ہیں۔ ان کی کچھ کتابیں بھی پبلش ہو چکی ہیں۔ موصوف اپنا ایک الگ سے آن لائن ادارہ ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے نام سے بھی چلاتے ہیں۔ جس میں تصنیف و تالیف سے متعلق چھوٹے چھوٹے کورسز منعقد کرتے ہیں، جن میں کورس کی فیس دے کر کوئی بھی فرد شامل ہو سکتا ہے۔

ھادی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا آغاز کوئی چار یا پانچ سال پہلے ہوا، کچھ سوفٹ وئیر کا استعمال سیکھنے کے لیے میں نے بھی ایک دو کورسز میں شمولیت اختیار کی۔ بلکہ بعد میں اپنے متعدد تلامذہ کو بھی ان کے کورسز میں انرول کرواتا رہا۔ اس کی دو وجہ تھیں۔ پہلی یہ ہے کہ یہ اہلسنت کا ادارہ ہے، دوسری یہ کہ ایک سنی کی طرف سے منعقد کیے گئے کورسز کامیاب ہونے چاہیں۔ اسی وجہ سے ایک مرتبہ میں نے ان کی حوصلی افزائی کے لیے تعریفی تاثرات بھی لکھ کر دیئے۔

اس سارے تعاون کی اصل وجہ یہ تھی کہ اہلسنت میں تصنیف و تحقیق کے کورسز نہیں کروائے جاتے، نہ ہمارے جامعات میں اس کا اہتمام ہے۔ جبکہ بد مذہبوں کے ہاں اس میں بہت مستعدی دیکھنے کو ملتی ہے۔ تو ان کی طرف سے جب کورسز کا آغاز ہوا تو مجھے

خوشی ہوئی اور مجھ سے جو ہو سکا میں نے تعاون جاری رکھا۔ بعد میں کچھ عرصہ بعد مجھے پتا چلا کہ موصوف سنی علماء و طلبہ کے ساتھ بد مذہبوں کو بھی ٹریننگ دے رہے ہیں۔ جب ٹھوس ذرائع اور ثبوتوں کے ساتھ یہ چیز میرے علم میں آئی تو مجھے بہت دکھ ہوا، کیونکہ میرے نزدیک ایسا کرنا اہلسنت کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے جیسا ہے۔ میں سمجھتا تھا کہ اس ادارے سے صرف سنی علماء و طلباء کی تصنیف و تالیف سے متعلق تربیت کا اہتمام کیا جاتا ہے، لیکن کیا معلوم تھا کہ موصوف نے سنیت کو پس پشت ڈالا ہوا ہے اور جیب گرم کرنے کے چکروں میں ہیں۔

یہ بات مجھ سمیت ہر اس سنی عالم کے لیے تکلیف دہ ہے جو ہر لمحہ سنیت کی بقا اور ترویج کے لیے فکر مند رہتے ہیں اور ان کے کورسز کامیاب کروانے کے لیے ان کے ساتھ کسی بھی طرح کا تعاون کرتے رہے ہیں۔

مولانا محمد راشد مدنی نے نہ سنیت کا خیال رکھا اور نہ اس ادارے و تحریک کی لاج رکھی جس کے دفتر میں بیٹھ کر عزت اور نام حاصل کرتے ہیں۔ جس تحریک نے انہیں عزت کی جگہ بٹھایا اور جس کی تعلیمات میں بد مذہبوں سے دور رہنے پر زور دیا جاتا ہے اس کی چھاؤں میں بیٹھ کر موصوف بد مذہبوں کو وہ چیزیں سیکھا رہے ہیں جس کی مدد سے وہ مستقبل میں اہلسنت کے خلاف لٹریچر تیار کر کے مارکیٹ کو بھر دیں گے اور مسلمانوں کی گمراہی کا سبب بنیں گے۔

یہ سوال سب سے پہلے میں نے ان کے فیس بک پیج پر اٹھایا، اس سوال کو دیکھتے ہی حضرت نے مجھے پیج سے بلاک کر دیا۔ بعد میں سنی علماء کے ایک وٹس اپ گروپ میں یہ

بات چل نکلی، میں نے وہاں بھی بد مذہبوں کو ٹرینگ دینے سے متعلق یہ سوال اٹھایا، جہاں موصوف پہلے انکاری ہوئے، پھر بعض کا اعتراف کیا کہ وہ لاعلمی میں شامل ہوئے تھے۔ اور پھر اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ مل کر مجھے غلط ٹھہرایا اور اس گروپ سے بھی ریموو کروادیا۔

اس گروپ میں میں نے ان پر متعدد سوال اٹھائے جن کا یہ جواب نہ دے پائے۔ ان کا کہنا تھا کہ چار پانچ بد مذہب شناخت چھپا کر شامل ہوئے۔ جب کہ میرا اعتراض اس پر تھا ہی نہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اعتراض کی جگہ بھی نہیں۔ بلکہ اصل مسئلہ یہ تھا کہ موصوف جان بوجھ کر قصداً سنیوں کی طرح بد مذہبوں کو اپنے کورسز میں شامل کر کے انہیں ٹرینگ دیتے ہیں۔ بات کو ختم کرنے کے لیے میں نے یہاں تک کہہ دیا کہ آپ حلفاً کہہ دیں کہ میں نے کبھی کسی بد مذہب کو اس کی بد مذہبیت جانتے ہوئے اپنے کورسز میں شامل نہیں کیا اور نہ میں نے کبھی کسی بد مذہب کو اپنے کورسز کی تشہیر کے لیے کہا۔ یا میں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ تو میں آپ کی بات مان لوں گا اور اپنی بات واپس لے لوں گا۔

مگر موصوف نے ایسا نہیں کیا کیونکہ بد مذہبوں کو ٹرینگ دینے والا جرم یہ تسلسل کے ساتھ کرتے آئے ہیں اور آئندہ بھی جاری رکھنے کا عندیہ دے چکے ہیں۔ یہ اپنے اس جرم سے نہ شرمندہ ہیں اور نہ اس سے پیچھے ہٹنا چاہتے ہیں۔

خیر موصوف نے مجھے اپنے فیس بک پیج سے بلاک کرنے کے بعد اپنے دوست کے ذریعے جو وٹس گروپ کے ایڈمن ہیں مجھے اس وٹس گروپ سے بھی ریموو کروا دیا جس میں ان سے گفتگو ہو رہی تھی۔ یہی نہیں بلکہ میرے ساتھ بعد میں دو افراد کو مزید بھی

ریموو کروایا جنہوں نے بعد میں میری حمایت میں کلام کیا تھا۔ اور ریموو کرنے کے بعد یہ اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر گروپ میں مسکریاں کرتے رہے اور میر امذاق اڑاتے رہے یہ ان کی اعلی اخلاقیات کی دلیل ہے۔

میری ان کے ساتھ اور دیگر افراد کی جتنی بھی گفتگو ہوئی جسے میں نے اس رسالہ میں جمع کر دیا ہے یہ ٹوٹل چار دن تک جاری رہی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے دن جب کچھ کلام ہوا تو گروپ ایڈمن نے گروپ کو بند کر دیا، مگر اس دوران میرے خلاف لازمی کلام کرتے، کبھی مولانا راشد کا کلام سینڈ کر دیتے کبھی اپنی طرف سے کرتے۔ یہاں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے اس گروپ کو بنانے والے مولانا راشد سندھی المعروف امیر البحر کے ساتھ متعدد ایڈمن تھے جیسے مولانا انس بندیالوی، مولانا شعیب مدنی، مولانا صاحبزادہ وجیہ الحسن سمیت تین چار اور تھے۔ گروپ بند کرنے کے بعد جب میرے خلاف غلط بیانی ہوتی تو میں یا کوئی دوسرا فرد اپنا میسج کسی ایک گروپ ایڈمن کو بھیجتے کہ اسے گروپ میں ڈال دیا جائے تاکہ ہمارے خلاف ہونے والے غلط کلام کا ازالہ ہو سکے۔ مولانا راشد سندھی المعروف امیر البحر نے جب یہ دیکھا کہ دوسرے ایڈمن کے ذریعہ ہمارا کلام گروپ میں آرہا ہے تو انہوں نے ان سب کو گروپ ایڈمن کے منصب سے ہٹا دیا۔

اس دوران جو سنجیدہ گفتگو ہوئی میں نے اس سب کو یہاں جمع کر دیا ہے کسی بھی لفظ کی کمی و بیشی کے بغیر اور جو ان کی طرف سے تحقیر اناً انداز، مسکریوں اور مذاق کی صورت میں غیر ضروری گفتگو تھی اس کو نہیں لیا۔

فٹ نوٹ پر جتنی بھی گفتگو ہے وہ اضافی ہے جسے رسالہ مرتب کرتے وقت لکھا

ہے۔

میری حمایت یا مولانا راشد کی حمایت میں جتنے بھی افراد نے کلام کیا، یا کسی اور کا ذکر آیا ان شخصیات کے متعلق جتنی معلومات تھی فٹ نوٹ میں ان کا تعارف کروا دیا ہے۔

اگر مجھے یا دیگر افراد کو گروپ سے ریموو کرنے والا کام نہ کرتے اور مولانا راشد مدنی نے ماضی میں جو کیا سو کیا، مگر آئندہ کسی بد مذہب کو ٹرینگ نہ دینے کا عہد کرتے تو میں اس بات کو وہیں ختم کر دیتا اور اسے منظر عام پر نہ لے کر آتا۔ کیونکہ میری ان کے ساتھ کوئی ذاتی رنجش نہیں ہے، مگر جو بندہ ہٹ دھرم ہو اور بد مذہبوں کو ٹرینگ دینے والے جرم پر جری ہو، اس پر شرمندہ نہ ہو، اور تمام سنیوں سے سنیت کی آڑ میں ہر طرح کا تعاون حاصل کرتا ہو اور تعاون بھی دھوکہ کے ذریعہ ہو۔ تو ایسے بندے کے ساتھ رعایت کرنے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ ہر مخلص سنی کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ سنیت کے لیے کام کر رہا ہے، یا سنیت کی آڑ میں دھندا چلایا ہوا ہے۔

تحقیق و تالیف جیسے حساس شعبے میں بھی اگر مولانا راشد مدنی کے نزدیک بد مذہبوں کو ٹرینگ دینا کوئی بُرا نہیں ہے تو پھر انہیں چاہیے کہ یہ کام کھل کر کریں۔ ایک اعلان کر دیں کہ ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں مسلک کی تفریق کے بغیر ٹرینگ دی جاتی ہے۔ یوں سنیوں کو دھوکہ نہ دیں۔ ہر سنی کو کہتے ہیں کہ میں سنیت کے لیے کام کر رہا ہوں اور اسی بناء پر درد رکھنے والے سنی ان کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں جبکہ یہ اپنے عمل سے ایسے مخلصین کو بھی دھوکا دے رہا۔ جس طرح اس کی اصلیت جان کر ہمیں دکھ ہوا، لازمی دوسروں کو بھی ہوا ہو گا۔

جو چیزیں میں نے اس رسالے میں جمع کر دی ہیں اور جس طرح مولانا راشد مدنی بد مذہبوں کو ٹرینگ دینے کے لیے راہ نکالتے رہے ہیں اور اس کو برا نہیں جانتے نہ اس سے باز آنا چاہتے ہیں۔ اس کے بعد بلا جھجک کہا جا سکتا ہے کہ ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ اہل سنت کا ادارہ نہیں ہے۔ یعنی جو صرف سنیت کے لیے کام کرتا ہو، بلکہ ایک فرد واحد کا ادارہ ہے جس میں مسلک کی تفریق کے بغیر کوئی بھی ٹرینگ لے سکتا ہے۔ یعنی سنیت کا نام استعمال کرکے روزگار چلایا ہوا ہے۔

یہ سب جاننے کے بعد جس درد دل رکھنے والے سنی نے بھی ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے ساتھ کسی بھی طرح کا تعاون کرنا ہے، وہ یہ دیکھ لے کہ اس کا تعاون سنیت کی بنا پر نہیں ہے۔

ایک سوال کا جواب

سوال:

کیا سنی اداروں میں کسی بھی طرح کے ہونے والے کورسز میں بد مذہبوں کو شامل نہیں کرنا چاہیے؟

جواب:

تحقیق و تالیف یعنی کتابیں لکھنے کا کام علماء کا ہوتا ہے جسے زیادہ تر علماء اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد کرتے ہیں۔ آج کے دور میں ہر مسلک کے نزدیک کتابیں لکھنے کا مقصد مسلم معاشرے میں اپنے مسلک کی اشاعت کرنا ہوتا ہے اس لیے میرے نزدیک کسی سنی کا بد مذہب کو ٹرینگ دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور نہ میں اس کو درست سمجھتا ہوں۔

قرآنیات اور عقائد پر ہونے والے کورسز میں انہیں شامل کیا جا سکتا ہے کہ اس طرح وہ ہمارے علماء سے براہ راست ہمارے درست عقائد و نظریات کو جان کر اپنی اصلاح کر سکیں گے اور راہ راست پر آجائیں گے۔

مولانا محمد اویس رضا مدنی اوکاڑوی

06/08/2024

ابتدائی باتیں

آج ہم ایک نئے محقق کے بارے بات کریں گے۔

تین دن پہلے ہادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے پیج پر اربعین نویسی کورس کا اشتہار دیکھنے کو ملا جس میں ایک کتاب کا پی ڈی ایف لنک بھی تھا، ایسا ہی ایک لنک پچھلے سال بھی شیئر کیا گیا تھا جس میں کچھ اربعینات تھی جسے موصوف نے شاملہ سے لیا، خود ہی ان کی سیٹنگ کی، پی ڈی ایف فائل بنائی، ہر اربعین پر طلبہ کا نام دیا اور نیٹ پر اپلوڈ کردی، ان اربعینات میں نہ ترجمہ، نہ تخریج، نہ مقدمہ، نہ تحقیق اور نہ کوئی اور کام تھا۔ پھر بھی ان کی طرف سے یہ ایک بڑا پروجیکٹ اور شاہکار تھا۔ دونوں کا ٹائٹل ایک جیسا تھا اس لیے ہمیں لگا یہ پچھلے سال والا ہی ہے۔ جس پر ہم نے کمنٹ کیا جس کا خلاصہ صرف اتنا تھا اور یہ گزارش کی گئی تھی کہ اربعینات کا جو مجموعہ پیش کیا جارہا ہے یہ کام کی ابتدا ہے مکمل اور پروفیشنل کام سامنے لانا چاہیے پھر ہی کہا جاسکتا ہے کہ پروجیکٹ مکمل ہوا، اس طرح اچھا تاثر نہیں جاتا۔

ہوسکتا ہے میرا انداز کلام ان کو پسند نہ آیا ہو مگر میری گفتگو کا خلاصہ یہی تھا جو بیان کردیا گیا۔

علامہ راشد مدنی نے میرے کمنٹ کے لمبے چوڑے کئی جوابات دیئے، جس میں وضاحت کرنے کے ساتھ مجھے برا بھلا کہا، مجھے غلط ٹھہرایا اور بد تمیز تک کہہ کر گالیوں سے عزت افزائی کی۔

ان کے دیئے گے جواب میں ان کا جارحانہ انداز گفتگو، کلام میں جھوٹ، مکاری، تضاد اور صریح بد تمیزی کو دیکھ کر مجھے شدید غصہ آیا اور میں نے ان کے جھوٹ دھوکے اور فریب کو وہیں واضح کر دیا۔

میرے جواب دیکھ کر علامہ راشد مدنی نے میرے کمنٹ ڈلیٹ کرنا شروع کر دیئے، مجھے پتا چلا تو میں نے کچھ کے سکرین شارٹ لے لیے۔ لیکن بعد میں موصوف نے فیسبک سے پوسٹ ہی ڈلیٹ کر دی ورنہ میں اس کا بھی لنک سینڈ کر دیتا۔

شروع میں ہم نے بھی اس ادارے میں کورس کیے لیکن بعد میں ان کے بارے کچھ انکشافات ہوئے جس کی وجہ سے راہ جدا کرنا پڑی۔

ان کے کورسز سے مجھے جس چیز نے سب سے زیادہ مایوس کیا وہ یہ تھی کہ ان کے اشتہار میں جو کچھ ہوتا ان میں کئی چیزیں کورس میں نہیں ملتیں اور جب میں سوال کرتا تو تب بھی پہلو تہی کرتے یعنی یوں محسوس کرواناکہ جو میں بیان کر دوں اسے چپ چاپ سنو یا دیکھو بس۔

لیکن اس سے بھی بڑھے دکھ کی بات میرے لیے بلکہ ہم سب کے لیے بالخوص ان سنی علما کے لیے جو ان کے کورسز کو کامیاب کرنے کے لیے کسی بھی طرح کا تعاون کرتے رہے۔ وہ یہ ہے کہ ادارے کو چلانے والے موصوف جو کہ ہمارے اہل سنت و جماعت بریلوی بھائی ہیں لیکن ان کے کورسز میں ہر مکتبہ فکر کے لوگ شامل ہوتے ہیں اور اس نے بدمذہبوں کو اچھ خاصا فائدہ پہنچایا ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ اہل سنت کو اچھا خاصہ نقصان ہو گا۔

دعوی اہل سنت کی خدمت کرنے کا ہے مگر افراد سازی میں بد مذہبوں کو تربیت دے کر شعوری طور پر براہ راست اہل سنت کے خلاف قلمی ہتھیار فراہم کرنے والا جرم کیا جارہا ہے۔

اب تک ہادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے ساتھ پاک و ہند کے جن علمانے جس طرح کا بھی تعاون کیاوہ صرف اس لیے تھا کہ اہل سنت کو لکھاریوں کی کھیپ ملے مگر ہمیں کیاپتا تھا کہ چند پیسوں کی خاطر اہل سنت کی ہی جڑیں کاٹی جارہی ہے۔

اللہ ہدایت عطا کرے۔

اس ادارے کے ساتھ ہمارا کوئی ذاتی اختلاف نہیں ہے

لیکن مسلکی اور علمی خیانتوں کی وجہ سے حقیقت سے پردہ اٹھاناضروری سمجھتا ہوں

یہ کوئی محض الزام نہیں ہے، جسے شک ہو وہ تحقیق کر سکتا ہے اور ضرورت پڑنے پر ٹھوس شواہد بھی پیش کر دیئے جائیں گے۔

اگر اس نوعیت کا سنگین جرم نہ ہو تا تو شاید میں ان کی غلط کلامی اور بدزبانی سے در گزر کر تا۔

بدمذہبوں کو ٹرینگ دینے سے متعلق سوال میں نے ان کے پیج پر بھی اٹھایا تھا جس کا جواب دینے کی بجائے موصوف ہمیشہ سکوت اپنائے رہے۔

ان کے ساتھ میرے اب تک کے ہونے والے معاملات اور گفت و شنید سے جو رائے بن چکی ہے وہ درج ذیل ہے

1۔ کورسز کرنے والوں کو علمی و تحقیقی بنانے کی بجائے مواد کاپی پیسٹ کرنے کا ذہن

دیا جاتا ہے، جس کی وجہ نا اہل لوگ مصنف بن کر اہل سنت کا نام خراب کریں گے

2۔ کورسز میں شامل ہونے والے صرف اہل سنت طلباء و علماء ہی نہیں ہوتے بلکہ ہر مکتبہ فکر والا داخلہ لے سکتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ نقصان ہو گا کہ ہم سے سیکھ کر بد مذہب کو فائدہ ہو گا۔ ایسا کرنا مسلک اہل حضرت کے ساتھ صریح غداری اور سنیوں کو دھوکا دینا ہے۔

3۔ اپنے کورسز کی جھوٹی تعریفوں کے ذریعے اپنی طرف متوجہ کرنا، لیکن ان میں خاطر خواہ اور اصل نچوڑ صرف چند ایپس کا سہارا ہے بس۔

ان کے ساتھ ہونے والی گفتگو میں سے جن چند کے میں سکرین شارٹ لے سکا وہ ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں

علاوہ ازیں بہت سے مسائل ہیں جن کا جواب دینے سے موصوف قاصر ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ انھیں اپنے معاملات کو درست کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اربعینات کے اشتہار پر راقم الحروف کی گفتگو

ھادی انسٹیٹیوٹ کے پیج پر اربعین نویسی کے اشتہار پر راقم الحروف نے درج ذیل کمنٹ کیا:

علامہ صاحب آپ اپنے کورس میں انرول کروانے کے لیے طلبہ کو کیوں بیو قوف بنا رہے ہیں؟ یہ مجموعہ جو آپ ابھی دیکھا رہے ہیں کہ رب کریم کے فضل سے ایک اور پروجیکٹ مکمل ہوا، یہ آپ پچھلے سال بھی دیکھا رہے تھے، یہ ایک پروجیکٹ دو دو دفعہ کیسے مکمل ہو سکتا ہے، وہ بھی ایک سال کے وقفہ کے بعد۔ پھر اس مجموعہ میں کام تو کچھ بھی نہیں ہوا،

صرف شاملہ سے احادیث کاپی پیسٹ کر لی گئی ہیں جس کی ترتیب اور سیٹنگ سے لگتا ہے کہ یہ کام بھی آپ نے خود ہی کیا ہے اور نام اوپر طلبہ کا لکھ دیا۔
کوئی پروفیشنل کام ہے تو وہ ہمیں دیکھائیں۔ تاکہ ہم کسی کو بتانے والے بھی بنیں، فی الحال دوسروں کو الو بنانے کی کوشش نہ کریں۔

مولانا راشد مدنی صاحب ہادی انسٹیٹیوٹ

یہ پچھلے سال والا مجموعہ نہیں ہے، پچھلے سال والے میں عمومی 45 عنوان تھے جبکہ اس میں صرف سیرت کے 28 عنوان ہیں۔ اگر واللہ اعلم پر یقین پختہ ہوتا تو الزام لگانے سے پہلے معلومات لے لیتے اور رہی بات شاملہ سے کاپی کرنے کی تو اگر ہمارے بزرگ مشکاۃ سامنے رکھ کر کتاب مرتب کریں اور حوالہ مشکوۃ کی بجائے مشکوۃ میں دیئے ہوئے ماخذ کا دیں تو وہ گنہگار نہیں۔ لیکن اگر ہم ایک عنوان بتا کر اس میں کیا کیا شامل ہوتا ہے یہ سمجھا دیں، اس کے بعد اس عنوان کی احادیث کہاں سے ملیں گی ان کتابوں کا بتا دیں اور طالب علم خود اس کتاب کو شاملہ میں کھول کر اپنی مرضی اور مطالعہ سے چالیس حدیثوں کا انتخاب کر لے اور حوالہ اسی کتاب کا دے جس....[1]

قلت

مجھے صرف یہ بتا دیں کہ جن بزرگوں کی مثالیں آپ پیش کر رہے ہیں ان کے زمانے میں

(1)... یہاں سے آگے والا کلام محفوظ نہیں کیا جاسکا۔ موصوف نے پہلے ڈلیٹ کر دیا تھا۔ اور یہ حصہ سب سے اہم اس لیے بھی تھا کہ اس میں موصوف کی مہذب زبان کے جلوے بھی نظر آنے تھے۔

کام کرنے اور ہمارے زمانے میں کام کرنے کے تقاضے ایک جیسے ہیں؟ کیا بزرگوں اور علامہ نبہانی کے پاس تحقیق و تخریج کے وہ تمام ذرائع، اسباب اور سہولیات موجود تھیں جو ہمارے پاس ہیں؟ نہیں نا، اگر بزرگوں کے کام کرنے کا طریقہ ہی پیش نظر رکھنا ہے تو آج کے دور میں تحقیق و تخریج پر ہر سال بیسیوں کتب کیوں سامنے آرہی ہیں؟ تمام ممالک و ادارے ریفرنس کے لیے اپنے اپنے اصول کیوں وضع کر رہے ہیں؟ مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والی کتابوں پر اتنی محنت کیوں کی جاتی ہے؟ اور سب سے بڑی بات آپ اس پر کیوں کورسز کروا رہے ہیں؟ بس اتنا بتا دیا کریں طلبہ کو یہ طریقہ تھا بزرگوں کا ریفرنس دینے کا، جدید اصول اپنانے کی ضرورت نہیں یہ تو جہالت ہے۔

اور کس چڑ کی بات کر رہے ہیں[1] عجیب منطق ہے آپ کی، آپ کے کاموں پر تعریف کریں تو پھر ہم اچھے اگر سوال اٹھائیں تو پھر یہ چڑ ہو گئی۔ صرف اتنا عرض کیا تھا آپ سے کہ پروفیشنل کام سامنے لایا کریں، اس طرح کے ادھورے کاموں کو پروجیکٹ بنا کر پیش کر کے دوسروں کا وقت برباد مت کریں، نیز ہزاروں افراد میرا اور آپ کا کمنٹ پڑھ رہے ہیں کہ کسی بھی انصاف پسند بندے سے پوچھ لیں کہ سوال کے جواب میں بد تمیزی کون کر رہا ہے آپ یا میں؟ پتا نہیں کس چیز کا غصہ ہے آپ کو جو ایک سیدھے سے سوال پر بد تمیزی پر مبنی اتنے سڑے ہوئے جواب دے رہے ہیں۔

---

(1)... ان کے کمنٹ کا وہ حصہ جو میں محفوظ نہیں کر سکا اور پہلے ہی انہوں نے ڈلیٹ کر دیا اس میں موصوف فرما رہے تھے کہ تمہیں مجھ سے چڑ ہے، تم بد تمیز ہو وغیرہ وغیرہ اس لیے مجھ پر اعتراض اٹھا رہے ہو یہ اس کا جواب ہے۔

مولانا راشد مدنی صاحب ہادی انسٹیٹیوٹ

اور رہی بات قارئین کو نیا ملے تو آپ زحمت فرمائیں ہمارا کام دیکھنے کی تو ہی نیا نظر آئے، تدریس و تفہیم کے نبوی طریقے کورس آپ کو نہیں نظر آئے گا۔ فن عنوان سازی، مقالہ نگاری میں خاکہ سازی کا طریقہ، اربعینات کی تاریخ، فن تخریج حدیث اور بھی بہت کچھ ہے دیکھنے کو... تحقیقات رضویہ کے منصوبے، تحقیقات سیرت کے منصوبے لیکن یہ سب آپ کی نظر فیض اثر میں شاید نہ آئیں۔

قلت

جس اربعین نویسی کے متعلق سوال کیا بات اسی پر رکھیں، یہ باقی جتنے بھی آپ کورس گنوا رہے ہیں ان میں کیا نیا ہے؟

تدریس و تفہیم پر چار پانچ کتابیں تو میرے پیش نظر ہیں، عنوان سازی اور مقالہ نگاری پر دو درجن سے زائد کتابیں مارکیٹ میں موجود ہیں، اربعینات کی تاریخ پر علامہ افروز چڑیا کوٹی اور محمد مختار حق کا کام بے مثال ہے، فن تخریج پر اردو عربی میں کئی کتابیں موجود ہیں، پروفیسر مسعود احمد رضوی اور دیگر محدثین نے تحقیقات رضویہ پر سینکڑوں منصوبے پیش کر دیئے ہیں، سیرت کو کون سا گوشہ ہے جس پر کام نہیں ہوا اور اہل قلم نے اس پر پروجیکٹ نہ پیش کیے ہوں۔

تو ان سب میں آپ نے کیا نیا پیش کیا ہے؟

مولانا راشد مدنی صاحب ہادی انسٹیٹیوٹ

اور آپ کسی بھی یہ بتانے کی زحمت نہ اٹھائیں کہ ہمارے پاس کوئی محقق موجود ہے۔ کیونکہ ہم لوگوں کو جب بھی کوئی کام کا بندہ ملا ہے، ہم ذلیل ہی کیا ہے۔ نیز آپ لوگوں کا ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ اپنے گمان کو یقین کا حکم دے دیتے ہیں۔

یہ تمام اربعینات کی فائلیں فارمیٹ ہم نے کی ہیں۔ جبکہ طلبہ نے احادیث کا انتخاب کرکے ترتیب لگاکر ہمیں واٹس اپ کیں، بعض نے ورڈ میں بھیجیں۔

اور ایک اور بار اس پیج میں پی ایچ ڈی ہولڈر بھی شامل ہیں۔ جامعۃ المدینہ کے استاد بھی شامل ہیں، متخصص فی الفقہ بھی شامل ہیں۔ خدارا اپنے ذاتی ذہنی پرابلم کے باعث ان اہل علم کو بیوقوف نہ کہیں۔[1]

قلت

اگر ہمیں کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے تو پھر آپ اتنازور کیوں لگارہے ہیں اپنے کاموں کو منوانے کے لیے، آپ کے مخاطب سنی ہیں کوئی دیوبندی وہابی تو نہیں، اگر بد مذہب آپ کے مخاطب ہیں تو بتائیں۔

نیچے والے اور اوپر والے جملے میں غور کریں دونوں میں کتنا تضاد ہے۔ اوپر والے جملے میں انکاری ہیں اور نیچے کہہ رہے ہیں میں کام کا بندہ ہوں مجھے محقق مانوں....

نیز آپ کو کس نے یہ خوش فہمی ڈال دی ہے کہ آپ کام کے بندے ہیں سینکڑوں

---

(1)... مزے کی بات یہ ہے کہ میں نے ان میں سے کسی کو بھی بیوقوف نہیں کہا، بلکہ موصوف کو یہ کہا ہے کہ آپ بیوقوف بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

دیوبندیوں وہابیوں کو ٹریننگ[1] دے کر سنیوں کے خلاف قلمی ہتھیار دینے والا بھلا سنیوں کے کام کا ہو سکتا ہے...؟ اگر آپ صرف سنیت اور اسلام کی خاطر کام کر رہے ہوتے تو یہ کہنے میں حق بجانب ہوتے کہ میں کام کا بندہ ہوں اور ہمیں بھی خوشی ہوتی۔

مولانا راشد مدنی صاحب ہادی انسٹیٹیوٹ

اور آخری بات محترم کبھی دین و مسلک کی عزت و حرمت کا خیال کرتے ہوئے اختلافات و مسائل پرسنل پر حل کرنے کی بھی سعی فرمائیں۔[2] ان شاء اللہ ذہنی سکون پائیں گے۔

قلت

انسان جو کام تنہائی یا نجی محافل میں کرتا ہو ان میں اگر کوئی غلطی ہو جائے تو وہ یہ کہنے میں درست ہے پرسنلی اصلاح کرنی چاہیے، لیکن جب کوئی بھرے بازار میلا لگا کر بیٹھا ہو تو پھر ہلکے پھلکے سوال ادھر ہی ہو جاتے ہیں۔ اور جو نصیحت مجھے کر رہے ہیں آپ خود اس پر عمل نہیں کرتے۔ میری پہلی ساری گفتگو کا خلاصہ صرف اتنا تھا کہ کاپی پیسٹ کو بہت بڑا

---

(1)... میں سمجھتا ہوں کہ میرے سمیت اب تک جس سنی نے بھی ان کے کورسز کامیاب کروانے میں کسی طرح بھی مدد کی ہے وہ صرف اس لیے کہ سنیت کا فائدہ ہو۔ مگر بدمذہبوں کو ٹریننگ دینے والا ان کا یہ فعل ایسا جرم ہے جس کی وجہ سے میرے دل میں ان کے لیے جو عزت و احترام تھا وہ ختم ہوا۔

(2)... سچ تو یہ ہے کہ آپ کو مسلک کی حرمت کا خیال نہیں ہے، ورنہ پچھلے چار سال سے مسلسل بدمذہبوں کو ٹریننگ نہ دیتے، مگر آپ نے مسلک کی جگہ معمولی رقم کو سامنے رکھا اور خود ہمیں مسلک کی عزت و حرمت کا درس دے رہے ہیں۔

پروجیکٹ بنا کر پیش نہ کریں پر وفیشنل کام سامنے لائیں مگر آپ نے وضاحت کرنے کی بجائے ہماری ذاتیات پر حملہ کیا اور بد تمیز کہہ کر ہمیں گالیوں سے بھی نوازا۔ اور ٹھیک ٹھاک لمبے چوڑے کمنٹ کر کے ہمیں غلط ثابت کرنا چاہا۔ بھائی آپ تو بہت بڑے رانگ نمبر ہیں۔

قلت

آپ سے وہابی اور دیوبندی بھی کورس کرتے ہیں۔ ایسا کرنا[1] کہاں کی داشمندی ہے؟[2]

---

(1)... یعنی بد مذہبوں کو ٹرینگ دینا۔

(2)... ٹھوس ذرائع اور مضبوط شواہد کے ساتھ مجھے کافی عرصہ قبل کا پتا تھا کہ یہ سنیوں کے ساتھ بد مذہبوں کو بھی ٹرینگ دیتے ہیں۔ لیکن میں نے ان سے سوالیہ انداز میں بات کی۔ اب اس سوال پر یہ صریح انکار کرتے یا اپنی صفائی میں وضاحت کرتے، مگر انہوں نے ایسا کرنے کی بجائے نہ صرف تمام کمنٹ ڈلیٹ کرنے شروع کر دیئے۔ بلکہ بعد میں مجھے بھی پیج سے بلاک کر دیا۔ کیونکہ یہ وہ جرم ہے جسے یہ چھپانا بھی چاہتے ہیں اور جاری بھی رکھنا چاہتے ہیں۔

واحۃ العلم گروپ میں کلام

وٹس اپ پر واحۃ العلم نام سے ایک گروپ ہے جس میں سنی علماء کرام موجود ہیں، زیادہ تر پاکستان سے ہیں البتہ کچھ کا تعلق ہندوستان سے بھی ہے۔ اس گروپ میں بہت سے نامور جید اہل علم بھی موجود ہیں۔ اس گروپ میں بہت سے موضوعات پر علمی و اختلافی گفتگو ہوتی رہتی ہے۔ مولانا سلمان رضا مدنی نے ہماری فیس بک وال پر مذکورہ بالا تحریر کو اس گروپ میں شیئر کیا۔ اس کے بعد مولانا راشد گلفام مدنی نے اس تحریر کو دوبارہ گروپ میں سینڈ کیا جس کا مقصد یہ تھا کہ مولانا راشد مدنی اس پر وضاحت پیش کریں۔ مولانا سلمان رضا مدنی کی تحریر پر سب سے پہلے مولانا شوال مدنی نے کمنٹ کیا جو درج ذیل ہے۔

مولانا شوال مدنی اوکاڑوی[1]

حضرت سلمان صاحب ! براہ کرم یہ پوسٹ ڈیلیٹ کروائیں، کیوں اپنے ہی صحیح العقیدہ عالم دین کے خلاف پراپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ یہ مکمل تحریر رضوان صاحب نے لکھی ہے۔ آپ تینوں رضوان بھائی، سلمان بھائی اور اویس بھائی کلاس فیلو ہیں اس وجہ سے متحد ہو کر ایک ہمارے جید عالم دین کے خلاف ایسا بول رہے ہیں۔ کچھ تو خیال کریں اور آپ خود بتائیں ہمارے دورۃ الحدیث کے سب طلباء میں اتنی صلاحیت ہوتی ہے کہ ایک موضوع

(1)... مولانا شوال مدنی اوکاڑا جامعہ کے فارغ التحصیل ہیں۔

پر چالیس احادیث مختلف کتب سے نکال کر ایک جگہ جمع کر دیں؟

اور پیارے اویس بھائی آپ بھی کچھ خیال کریں کیوں ایک دوسرے کے خلاف لکھ رہے ہیں، اس سے مسلک کو کتنا نقصان ہو گا؟[1] راشد صاحب تو ہم جیسے طلباء کو اتنا کچھ سکھا رہے ہیں تو کیوں آپ ان کے خلاف ہیں۔ بلکہ آپ نے خود مکتبہ شاملہ انہی سے چلانا سیکھا ہے۔ فتدبر

محترم رضوان بھائی اپنا کام کر رہے ہیں ماشاء اللہ پاک ان کو برکت دے۔ لیکن برکت کسی اور پر کیچڑ اچھالنے سے نہیں آتی۔[2]

وضاحت

مولانا شوال مدنی کا کمنٹ نا صرف مکمل جانبدار اور مولانا راشد مدنی کی خوشامد میں کیا گیا بلکہ اس میں انہوں نے ایک جھوٹ بولا کہ یہ تحریر مولانا رضوان مدنی نے لکھی ہے اور دوسرا انہوں نے الزام لگایا کہ ہم کلاس فیلو مولانا راشد مدنی پر کیچڑ اچھال رہے ہیں یعنی کردار کشی کر رہے ہیں۔ ان صاحب کے نزدیک کسی پر جائز تنقید یا کسی کے جرم کو آشکار کرنا اور اس کی دو نمبریوں کو واضح کرنا کیچڑ اچھالنا ہے۔

---

(1)... اب اس دوغلے پن پر کیا کیا جائے؟ مولانا راشد مدنی فرد واحد کے غلط کام پر تنقید کرنے اور ایسا دوبارہ نہ کرنے کا کہنے پر تو مسلک کا نقصان ہو گا۔ مگر جو حقیقی معنوں میں وہ مسلک کا نقصان کر رہے ہیں۔ اس کی کوئی فکر نہیں، نہ وہ نقصان نقصان ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں ایسی دوغلی منافقانہ صفات سے محفوظ رکھے۔

(2)... ایک ایسا شخص جس نے اس بحث میں حصہ ہی نہیں لیا، بغیر کسی دلیل کے اس پر الزام دھرنا، صحیح معنوں میں کسی کے کردار پر کیچڑ اچھالنا تو یہ ہے جو مولانا شوال مدنی نے خود کیا ہے۔

مولانا سلمان رضا مدنی نے مولانا شوال کو جو جواب دیا وہ ملاحظہ کریں۔

مولانا سلمان رضا مدنی[1]

حضرت شوال صاحب! آپ جن کی خوشامد میں بلاوجہ دوسروں سے غیر مہذبانہ گفتگو کر رہے ہیں۔ ان کے اور آپ کی مکالماتی گفتگو میں نے پہلے بھی متعدد بار اسی گروپ اور فیس بک پر پڑھی ہے۔ جس کے بعد میں ایک نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ اور آپ کا ممدوح دونوں ہی سچ کے خلاف بولتے ہیں۔[2]

پیچھے جانے کی ضرورت نہیں، مولانا اویس صاحب کی گفتگو کو آپ نے کتنی بے شرمی سے کسی اور کا کہہ کر اسے ڈلیٹ کرنے کا کہا۔ حالانکہ وہ گفتگو مولانا اویس نے مولانا راشد کے پیج پر کی، اویس صاحب نے خود اپنی وال پر لگائی اور اس گفتگو کا شروع میں پس منظر بھی بیان کر دیا۔ اویس صاحب نے اسی گروپ میں دوبارا پھر لکھا کہ یہ ساری تحریر میری ہے۔ مگر آپ کو پھر بھی حیاء نہ آئی اور معذرت نہیں کی۔

اس گروپ میں سینکڑوں افراد کے سامنے جس طرح آپ نے جھوٹ بولا ہے ویسے ہی معافی بھی مانگیں۔

جھوٹے لوگ کسی میدان میں جیت نہیں سکتے نہ وہ عزت کے قابل ہوتے ہیں۔

---

(1)... مولانا سلمان مدنی اوکاڑا جامعہ کے فاضل، مدرس، مصنف اور انتہائی قابل عالم دین ہیں۔ ان دنوں نتھیا گلی، ایبٹ آباد میں مدرس اور نائب جامعہ کی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ ان کی تصانیف میں حضرت عبد اللہ بن مسعود بحیثیت فقیہ اور فقہ اسلامی پر جدیدیت کے اثرات ہیں۔

(2)... یعنی جھوٹے ہیں۔

قلت

شوال صاحب آپ جھوٹ بول رہے ہیں خدا کا خوف کریں۔

پہلی بات میں مولانا رضوان اور مولانا سلمان کلاس فیلو نہیں ہوں بلکہ یہ دونوں میرے سنئیر تھے میں ان سے ایک سال پیچھے تھا اور بعد میں ہی فراغت پائی ہے۔

دوم: مولانا راشد صاحب سے ان کے پیج پر میں نے ان سے گفتگو کی تھی اور تحریر بھی میں نے ہی لکھ کر اپنی وال پر لگائی ہے۔ مولانا رضوان صاحب کو آپ بلاوجہ درمیان میں لا رہے ہیں۔

سوم۔ اگر میں یہ کہوں کہ آپ نے یہ کمنٹ مولانا راشد کے کہنے پر کیا ہے تو کیسا رہے گا؟

چہارم۔ یہی تو میں بھی کہہ رہا ہوں کہ طلبہ میں اربعین جمع کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ مولانا راشد صاحب خود سارا کام کرکے اوپر طلبہ کا نام ڈال کر اسے شاہکار بنا کر پیش نہ کریں وہ بھی ادھورا شاہکار۔

بات ڈلیٹ کرنے کی نہیں آپ لوگ بلکہ آپ کے معتبر عالم صاحب کا یہ شیوہ ہے کہ بات کرکے پھر اس کو ڈلیٹ کرتے پھرنا۔ ہم بات کریں گے اور کھلے عام کریں گے، ڈلیٹ بھی نہیں کریں گے۔ جب میدان سجا ہی ہے تو پھر ساری وضاحت ہونے دیں۔

اصل میں مسلک اعلی حضرت کو نقصان ہم لوگ نہیں پہنچا رہے ہم تو حقائق بیان کر رہے ہیں آپ ان کو جھوٹا ثابت کرکے دیکھائیں۔ اگلی بات: کیا بدمذہب کو ٹرینگ دینا تاکہ وہ ہمارے خلاف محاذ آرائی کرے یہ غداری نہیں؟

صرف نقلی وجعلی مولف پیدا کرنا یہ حماقت نہیں؟

پرانی قبروں پہ اپنے کتبے چڑھانے سے کیا ملے گا؟

اور لازمی بات بلکہ آپ کے الزام کا جواب کا ایک بار پھر جواب یہ تحریر رضوان صاحب کی نہیں، بلکہ میں نے خود موصوف محقق سے جو کچھ معروضات پیش کیں ان کی تسلی بخش وضاحت کی۔ ہماری طرف سے اولاً کوئی سخت کلامی نہیں کی گئی۔ واللہ: ہمارا کوئی ذاتی اختلاف بھی نہیں۔ میرے سوال اور کمنٹ پر مولانا راشد صاحب نے بد تمیزی کی اور میں نے اس کا ردعمل دیا ہے بس

جب غیرت اور حمیت چلی جائے تو پھر انسان کسی ایک کی خوشامد چاہتا ہے جیسا کہ آپ

کیا یہ سوال کرنا کہ بد مذہبوں کو ٹرینگ کیوں دے رہے ہیں؟

وہ بد مذہب جو سنیوں کے دین وایمان کے دشمن ہیں۔ یہ کیچڑ اچھالنا ہے؟

آپ کے بلاوجہ درمیان میں ٹانگ اڑانے پر دکھ ہوا ہے۔

حالانکہ سوال تو مولانا راشد صاحب سے آپ کو کرنا چاہیے تھا کہ وہ بد مذہبوں کو ٹرینگ کیوں دے رہے ہیں؟

میں نے تو متعدد بار مولانا راشد صاحب کے کاموں کو سراہا بھی ہے اور طلبا کو ان کے کورسز میں انرول بھی کروایا ہے۔

والسلام

اس کے بعد مولانا راشد گلفام مدنی صاحب نے کمنٹ کیا، ملاحظہ کریں۔

علامہ راشد گلفام مدنی[1]

میرے خیال سے اس میں بہت سی باتیں حد سے تجاوز کر کے لکھی گئیں ہیں جو کہ خلاف حقیقت ہیں۔ باقی حقیقت حال سے جب تک راشد بھائی خود آگاہ نہیں کر دیتے کسی اور کا بات کرنا بے فائدہ اور رجما بالغیب ہو گا۔

بحمد اللہ میں نے راشد بھائی سے چند کورس کئے جس کی مدد سے مختلف ویب سائٹ کا تعارف ملا اور عربی کی کئی کتب کی تلاش تھی وہ مجھے مل گئی ان کی صحبت سے اور تحریر کی حوالے سے میری معاونت کی اور حوصلہ بھی دیتے رہیے۔اور درس نظامی کے کورسسز کروانے کے حوالے سے بھی حوصلہ افزائی کی۔

میں سمجھتا ہوں وہ ایک اچھا کام کر رہے ہیں تو ان کی خوبیوں کو دیکھا جائے ورنہ عیب تو ہم میں سے ہر ایک میں ہوتے ہیں۔

باقی بقول معترض کے بد مذہبوں کو فائدہ ہو رہا ہے تو پھر سنیوں کو نقصان کیوں ہو گا؟[2]

---

(1)... علامہ راشد گلفام مدنی فاضل اور نہایت قابل عالم دین ہیں۔ماہنامہ فیضان مدینہ عربی کے ایڈیٹر ہیں۔

(2)... یہ بات سمجھنی اتنی مشکل نہیں ہے لازمی سے بات ہے جس مارکیٹ اور معاشرے میں بد مذہبوں کو لٹریچر عام ہو گا وہاں سنیت کا نقصان ہو گا۔ کیونکہ ان کا لٹریچر سنیت کے خلاف ہوتا ہے اور وہ اس لٹریچر کے ذریعہ سنی مسلمانوں کو شکار کرتے ہیں۔ اور یہ سیدھا یہ قضیہ ہے کہ جہاں بد مذہبیت پھلے پھولے گی وہاں سنیت کمزور پڑے گی یا ختم ہو گی اور جہاں سنیت بڑھے گی وہاں بد مذہبیت کمزور ہو گی۔ یہ فائدہ اور نقصان ہے۔

یہ میری اپنی رائے ہے۔

اس کے بعد مولانا راشد مدنی خود میدان میں تشریف لائے اور انھوں نے گروپ میں سب سے پہلے جو گفتگو کی اسے ملاحظہ کریں۔

مولانا راشد مدنی صاحب ھادی انسٹیٹیوٹ

بہت خوب علامہ راشد گلفام صاحب!

کیا یہ گروپ شرعی عدالت ہے کہ جہاں مکمل جھوٹ سچ جمع کر کے فیصلہ کا انتظار کیا جارہاہے

کیا یہ بات پرسنل پر نہیں ہو سکتی؟

اہل سنت کی جمعیت کا ستیاناس ایسے ہی لوگوں نے کیا ہے جو خود کو پیغمبر اسلام کا یکتا اور مطلق نائب سمجھے بیٹھے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہر کوئی ان کو جواب دہ ہے اور ہر کوئی ان کی مہر کا محتاج۔[1] میرے محترم بحث و مباحثہ میری عادت نہیں، جب ایک آدھ تبادلہ کلام سے موضوع سمیٹنے کی بجائے فساد کی طرف مزید بڑھایا جائے تو میں شامل نہیں رہتا۔

جن موصوف نے کورسز اور ہمارے انداز پر اتنا لمبا چوڑا لکھا ہے انہی کا کمنٹ پڑھ

---

(1)... اہل سنت کی جمعیت کا ستیاناس مجھ جیسوں نے نہیں بلکہ صحیح معنوں میں آپ جیسوں نے کیا ہے، جو سنیوں کے اداروں میں پلتے ہیں، اہلسنت کی ہمدردیاں سمیٹتے ہیں، سنیوں سے ہر طرح کا تعاون حاصل کرتے ہیں اور چند پیسیوں کے لیے اپنے ضمیر کا سودا کرتے ہیں اور پھر اس کو چھپاتے بھی ہیں۔ اور جب کوئی تنقید کرے، غلط کو غلط کہے تو پھر سارا الزام اس پر ڈال کر خود معصوم بن کر اہل سنت کی جمعیت کا رونا روتے اور شور مچاتے ہیں۔ اہل سنت کا اتنا ہی خیال ہوتا تو کبھی کسی بد مذہب کے لیے اپنے کورسز کے لیے دروازے نہ کھولتے۔ یا ہمارے احتجاج پر بند ہی کر دیتے۔

لیجیے۔[1]

انیسویں صدی کا اختتام امت مسلمہ کے لیے بڑے چیلنجز لے کر آیا۔ ایمان و عقیدہ اور تہذیب و تمدن پر مخالفینِ اسلام کی نظرِ بد لگی ہوئی تھی، اندرونی و بیرونی ہر دو سطح پر اسلام کے گلستان کو اجاڑنے کی تیاریاں زوروں پر تھیں۔ ایسے حالات میں سب سے زیادہ ناموس و عظمتِ رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو نشانہ بنایا جا رہا تھا۔

ایک ملال تو یہ کہ سوشل میڈیا پر بدمذہبیت کے لغو و باطل اشکالات کی کثرت اور دوسرا یہ کہ کالج و یونیورسٹی کی نوجوان نسل کے پاس عمدہ مواد نہ ہونا اس پر فتن دور میں مزید تباہیاں پیدا کر رہا۔

اس پُر ملال صورتحال میں جناب محترم المقام مولانا راشد مدنی صاحب نے بیڑہ اٹھایا اور طلباء و علمائے کرام کو ایک عمدہ مقصد کے پیچھے لگایا کہ عوام و خواص کو پُر اثر و پُر دلیل و تحقیق مواد فراہم کیا جائے اور قرطاس و قلم کی طاقت بروئے کار لائی جائے۔

موصوف نے سینکڑوں عنوانات کی طرف نہ صرف رہنمائی کی بلکہ عملی تصویر یہ کہ علمائے کرام و طلباء کرام کو بہت سے مختلف پہلوؤں پہ کورسز کروائے۔ سیرت النبی، تحریر و تصنیف، مکتبۃ الشاملہ، اربعین احادیث و دیگر تحقیقی کام کی طرف توجہ دلائی۔

---

(1)... یہ کمنٹ میرا ہی ہے اور میں نے ہی موصوف کی خواہش پر ان کی حوصلہ افزائی کے لیے لکھ کر دیا تھا کیونکہ اس وقت مجھے یہی معلوم تھا کہ موصوف خالص سنیت کے لیے کام کر رہے ہیں اور جو بندہ بھی سنیت کے لیے کام کرے گا۔ میں اس کے ساتھ تعاون بھی کروں گا اور حوصلہ افزائی بھی۔ لیکن بعد میں جب مجھے پتا چلا کہ یہ تو سنیت کی بجائے جیب گرم کرنے کے چکروں میں بدمذہبوں کو بھی ٹرین کر رہے ہیں تو پھر ان کا احترام بھی دل سے ختم ہوا اور ان پر تنقید بھی کی ہے۔

آن لائن کورسز کے نام پہ دیگر چند بھی کورسز کروارہے ہیں اور بھاری فیسیں وصول کرتے ہیں جبکہ مواد میں کوئی خاص طاقت نہیں ہوتی بعض اوقات تو یوں لگتا کہ بس وقت ہی ضائع کیا، جبکہ موصوف کے کورسز میں بہت ہی علمی مواد اور تحقیقی ذہن بنتا ہے۔ مجھ بندۂ ناچیز (محمد اویس رضا اوکاڑوی مدنی) کو بھی چند کورسز میں شمولیت کا موقع ملا نہایت عمدہ انداز دیکھنے کو ملا۔

ربِّ قدیر سے دعا ہے کہ مولانا راشد صاحب کی عمر و علم و عمل میں کثیر برکات کا نزول فرمائے۔ آمین

محمد اویس رضا اوکاڑوی مدنی عطاری

مدرس۔ جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ

فاضل علوم العربیہ والاسلامیہ

رہی بات بدمذہبوں کو سکھانے کی کتنی عجیب بات ہے کہ میں تو اپنے کورسز میں بتارہا ہوتا ہوں کہ ہمارا ان سے بہت مقابلہ ہے اور یہ کہتے ہیں کہ ان کو سکھارہا ہوں۔ لاعلمی میں اگر کوئی دیوبندی شامل ہوا یا کوئی شناخت چھپا کر شامل ہوا ہے تو ہم اس کے جواب دہ نہیں ہمارا انسٹیٹیوٹ ایک آن لائن اور مختصر سیٹ اپ ہے، مکمل ادارہ نہیں کہ سب کی اسناد جمع کریں

ایک تعداد ہے دیابنہ کی جنہیں بلاک کر چکا ہوں۔ بلکہ وہابیوں اور دیابنہ کی طرف سے باقاعدہ میرے کٹر سنی کلام کرنے پر پروپیگنڈا بھی ہو چکا مجھے گروپوں سے نکالا جا چکا۔

اور رہی بات اربعینات کی تو میں اہل سنت کے مفاد کے باعث دست و گریباں کا

قائل نہیں اور یہ لوگ ہوتے کون ہیں کہ جن کو میں صفائیاں پیش کرتا پھروں۔[1] جن صاحب نے یہ ساری گلفشانی فرمائی ہے ان کا ہمارے اربعین نویسی کے پروجیکٹ پر پہلا جملہ یہ تھا

علامہ صاحب کیوں لوگوں کو بے وقوف بناتے ہیں

کیا یہ جملہ تہذیب ہے تمیز ہے ادب ہے؟

نیز میں نے لکھا کہ آپ کی بد تمیزی کا جواب نہیں دوں گا۔[2] ہمارا یہ جملہ ان کو گالی لگا۔

آخر میں اتمام حجت کے لیے عرض ہے

جس کسی کو بھی ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ یا فقیر راقم الحروف راشد علی سے کوئی اختلاف ہے اور یہ اختلاف خالصتہً مسلک اہل سنت اور دین اسلام کی حمیت کے باعث ہے تو آئیں، جہاں بیٹھنا چاہیں بیٹھیں ہم ہر بات کا جواب دیں گے ہر گناہ اور غلطی تسلیم کر کے

---

(1)... ہم وہ ہیں جن سے آپ اپنے لیے تعریفی کمنٹ اور تاثرات لکھوانا پسند کرتے ہیں۔ جن کے تعاون سے آپ اپنے کورسز میں طلبہ کی تعداد بڑھا پاتے ہیں۔ تعریف کے ساتھ تنقید بھی ہو گی۔ یہی انصاف کا تقاضہ ہے۔ میٹھا میٹھا ہپ اور کڑوا کڑوا تھو والا معاملہ نہیں چلے گا۔ مجھ سمیت ہر وہ سنی عالم یا فرد جس نے ھادی انسٹیٹیوٹ کے کورسز کامیاب کروانے کے لیے کسی بھی طرح کا تعاون کیا وہ تمہاری دھوکہ دہی اور چالا کیوں پر سوال کرنے کا بھی حق رکھتا ہے اور تنقید کا بھی۔

(2)... انہوں نے صریح جھوٹ بولا ہے کہ میں جواب نہیں دوں گا بلکہ ٹکا ٹکا کر جواب دیئے ہیں جو پچھلے صفحات میں آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ خیر ہمارا صرف اتنا کہنا کہ لوگوں کو بیوقوف نہ بنائیں۔ بے ادبی اور بد تہذیبی ٹھرے جبکہ موصوف خود ایسے ہی بلکہ اس سے بھی سخت الفاظ سے یاد کریں تو وہ جائز۔ کیا بات ہے سبحان اللہ

توبہ رجوع کریں گے اور آپ بھی اپنی غلطیاں تسلیم کریں گے اور مسلک کے مفاد کی راہ پر چلیں گے قبول ہے تو بتائیں کہاں بیٹھنا ہے فیصل آباد، لاہور، اوکاڑہ کہیں بھی بیٹھنا ہو تو فقیر 13 سے 17 تک حاضر ہے کراچی میں بیٹھنا ہو تو جب ارادہ ہو فقیر حاضر ہے۔

اور اگر نہیں بیٹھ سکتے تو براہ کرم یہ سوشل میڈیا پر عورتوں والی حرکتیں نہ کریں۔[1]

قلت

مولانا راشد مدنی کے کلام پر میں نے درج ذیل کمنٹ کیا۔

آپ خود تو دوسروں پر سخت زبان استعمال کرتے ہیں اور خود کے متعلق یہ امید رکھتے ہیں کہ ادب و احترام کیا جائے۔

اپنے اوپر والے جملے دیکھ لیں آپ پر ایک دو سوال کیا اٹھا دیئے آپ نے ساری دنیائے اہلسنت کا نقصان ہمارے سر ڈال دیا۔

یہ تعریفی کمنٹ پہلا کورس کرنے کے بعد ہی لکھا تھا۔

نیز یہ بتانے کے لیے کافی ہے کہ آپ پر صرف سوال ہی نہیں اٹھایا بلکہ آپ کے اچھے کاموں کی تعریف بھی کی ہے۔

کیا ہمارا آپ کی یہ تعریف کرنا بھی ابھی جرم ہو گیا؟

آپ **صریح جھوٹ** بول رہے ہیں کہ آپ نے کہا میں اس بدتمیزی کا جواب نہیں دوں گا۔

---

(1)... بدمذہبوں کو سنیت کے خلاف ٹرین کرنا مردوں والی حرکتیں ہیں اور اس بات سے منع کرنا یا تنقید کرنا کہ ایسا نہ کیا جائے عورتوں والی حرکتیں ہیں۔ واہ کیا سوچ ہے آپ کی تحقیق کے استاد بھائی۔

آپ مجھے کہہ رہے تھے تمہیں چڑ ہے تم بد تمیز ہو اور اس سے بھی سخت سخت الفاظ سے پکار رہے تھے۔

اس طرح کی سخت زبان استعمال کرنے کی وجہ سے ہی شاید آپ نے سب سے پہلے وہی کمنٹ ڈلیٹ کیا تھا۔ چلو مان لیا میں نے ہی بد تمیزی کی تھی میری بد تمیزی کو باقی رہنے دیتے تاکہ لوگوں کو پتا چلتا۔ ڈلیٹ کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

کیونکہ آپ کی تسنیم و کوثر سے دھلی زبان لوگ پڑھ رہے تھے۔

اور بھائی میرے آپ نے کیا بیٹھنا ہے ٹیبل پر۔ فیس بک پر آپ نے ساری باتیں ڈلیٹ کی اور یہاں سچا ہونے کے لیے کہہ رہے ہیں ٹیبل پر بیٹھتے ہیں۔

مولانا راشد مدنی صاحب ہادی انسٹیٹیوٹ

دس ہزار سے زائد سنی طلبہ علما اسکالرز طالبات فاضلات فاضلیں اسکول ٹیچرز اور عام سنی اہل ذوق ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹر نیشنل سے کورسز میں شریک ہو چکے ہیں۔

اس دوران تین مواقع پر چار یا پانچ بد مذہب شامل ہوئے۔ جنہوں نے اپنی شناخت ظاہر نہ کی، بس اسکول کی تعلیم بتائی۔ وہ بعد میں پتہ چلا کہ انہوں نے ہم سے تحقیق سیکھ کر فتاوی رضویہ کے رد میں 317 جلدوں کا مجموعہ اردو انگلش عربی ہندی گجراتی بنگلہ سندھی اور رومن میں چھاپ دیا ہے۔

اہل سنت کو معلوم ہوا تو انہوں نے فوری روئے زمین پر موجود واحد مخلصین اہل سنت سے رابطہ کیا۔

اللہ کے بندو، خدا کا واسطہ چھوڑ دو، اگر اہل سنت کا مفاد مقصود ہے تو 14 سے 17 کے

درمیان کہیں لاہور یا فیصل آباد میں ملاقات فرمائیں۔

آپ ہماری غلطیاں گنوائیں ہم ان کا جواب نہ دے سکے تو آن دی ریکارڈ رجوع و توبہ کریں گے۔ بلکہ لاہور دارالافتاء اہل سنت میں مل لیتے ہیں، یا فیصل آباد دارالافتاء اہل سنت میں مل لیتے ہیں۔ حکم فرمائیں

قلت

بس اپنی تعریفیں کرنے کے علاوہ آپ کے پاس اور کچھ نہیں ہے؟

دو سال پہلے بھی دس ہزار تھے آج بھی دس ہزار ہیں دو سالوں میں یہ عدد بیس ہزار کو نہیں پہنچا؟

آپ نے جب جب یہ دس ہزار کا عدد گنوایا ہے کبھی سنیت کی قید نہیں لگائی میرے اعتراض کرنے پر آج پہلی بار لگا رہے ہیں ورنہ ہمیشہ بد مذہبوں کو یونیورسٹی کے طلبا و پروفیسرز کہہ کر چھپا جاتے ہیں۔ اس پر آپ کے پیج کی ٹائم لائن بھری ہوئی ہے۔

پہلے آپ ویسے ہی مقر تھے اب جواب نہیں بن رہا تو چار پانچ بد مذہبوں کا تسلیم کرکے جان چھڑوا رہے ہیں۔ **اس طرح چار پانچ بد مذہبوں کا چپکے سے شامل ہو جانا نہ پریشانی کی بات ہے نہ اس پر اعتراض بنتا ہے** اتنا تو ہمیں بھی پتا ہے۔ مگر آپ کے پسینے چھوٹ رہے ہیں اور اس بات کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ **کیونکہ آپ جانتے بوجھتے ہوئے بغیر کسی پریشانی کے انھیں اپنے کورسز میں شامل کرواتے ہیں۔** شناخت سے یاد آیا کسی بھی فرد کی شناخت تو آپ پوچھتے نہیں بس پیسے جیب میں ڈالیں اور کورس میں شامل ہو جائیں۔ آپ کے دس ہزار افراد میں زیادہ نہیں کم سے کم بھی کر لیں دو ہزار بد مذہب تو

لازمی شریک ہوئے ہوں گے۔

شروع کے چند کورسز میں آپ ایک فارم فل کرواتے تھے جو شروع کے چار پانچ کورسز تک ہی رہا کہیں اس لیے تو بند نہیں کر دیا کہ بد مذہب کثرت سے آرہے تھے اور آپ نے سنیت کی شناخت ظاہر کرنے والے جھنجٹ کو ختم کر دیا۔ نہ ہو بانس اور نہ بجے بانسری۔

ہمیں اہل سنت کا مفاد ہی مقصود ہے اس لیے تو اتنا سر کھپا رہے ہیں کہ بد مذہبوں کو ٹرینگ دینے والا سلسلہ بند کیا جائے۔ کیونکہ انھیں ٹرینگ دینا اہل سنت کا ہی نقصان ہے جو آپ کے ذریعے ہو رہا ہے۔

سب سے پہلے آپ یہاں توبہ و رجوع کریں کیونکہ جواب آپ یہاں بھی نہیں دے پارہے بس آپ کو لفظوں کے ساتھ کھیلنا آتا ہے جس کے ذریعہ بات کو ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ لے جاتے ہیں۔ اور عہد کریں کہ کسی بد مذہب کو آئندہ ٹرینگ نہیں دوں گا۔ یہ بھی آن دی ریکارڈ ہی ہے اور یہاں بھی سنی علما و مفتیان کرام موجود ہیں۔

اگر آپ اسی طرح ہمیں برا بھلا کہتے رہے اور جیب گرم کرنے کے لیے بد مذہبوں کو ٹرینگ دینے سے باز نہ آئے تو یقین کریں میں آپ کو دارالافتاء لازمی لے کر جاوں، آپ تو ماہنامہ فیضان مدینہ کے ایڈیٹر بھی ہیں اس لحاظ سے بھی معاملہ سنگین ہے اور آپ کو دارالافتاء بلوانا مشکل بھی نہیں۔ اگر میں آپ کو وہاں لے گیا تو ایسے مضبوط شواہد پیش کروں گا کہ وہاں آپ جواب کیا جواب کی ج بھی نہیں دے پائیں گے۔

اور میں نے آپ سے بس اتنا کہا تھا کہ اربعینات پر آپ جسے پروجیکٹ بنا کر پیش کر

رہے ہیں یہ پروجیکٹ نہیں ہے کام بھی ادھورا اور اس کا بھی غالب حصہ خود ہی کیا اور نام طلبا کا لکھ کر نئے طلبا کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی جارہی ہے کہ کورس کی برکت سے طلبا نے اربعینات تیار کر دی ہیں۔ اور وہ بھی ایسی اربعینات جن میں نہ مقدمہ، نہ پس منظر، نہ ترجمہ، نہ تخریج، نہ تحقیق، نہ ماخذ و مراجع، اس طرح کی ہوشیاری میرے نزدیک نئے طلبا کو بیوقوف بنانا ہی ہے کوئی ٹرینگ دے کر ان سے کام کروانا نہیں۔

بس یہ بات تھی جسے پہلے کمنٹ میں عرض کیا تھا۔ اگر میرا انداز بیان غلط تھا تو اس پر میں نے اپنی وال میں سب سے پہلے وضاحت کر دی تھی۔ اور آپ نے اسے اپنی توہین سمجھا اور بات کو کہاں سے اٹھایا اور کہاں لے گے۔

اگر آپ کے اچھے کاموں پر میں آپ کی تعریف کرنے کا پابند ہوں تو آپ کے غلط کاموں پر مثبت تنقید کا بھی حق رکھتا ہوں۔

والسلام

بدمذہب کے سوال پر صاحب ھادی انسٹی ٹیوٹ کی خاموشی

مولانا راشد مدنی نے اپنے فیس بک پیج پر ایک کورس کا اشتہار دیا تھا جس کا نام تھا **تدریس و تفہیم کے نبوی اسالیب** اس پر ایک بدمذہب نے درج ذیل سوال کیا:

کیا اس میں مسلک کی آزادی ہے کسی بھی مسلک والے اس میں ایڈمیشن کر سکتے ہیں؟

مولانا راشد مدنی نے اس بدمذہب کو کوئی جواب نہیں دیا جبکہ یہ کمنٹ کا جواب لازمی دیتے ہیں۔ البتہ کسی اور صاحب علی مغل نامی شخص نے مولانا راشد مدنی کی طرف سے ان

کے کہنے پر یا خود ہی واللہ اعلم درج ذیل جواب دیا:

بھائی یہاں کسی مسلک کی بات ہی نہیں ہوئی بلکہ حدیث رسول ﷺ کی بات ہو رہی ہے۔

راقم الحروف نے مولانا راشد مدنی کے پیج سے اس سوال و جواب کا سکرین شارٹ لے کر گروپ میں سینڈ کیا اور ساتھ درج ذیل گفتگو کی، ملاحظہ کریں۔

میرے پاس اور بھی شواہد ہیں میں فی الحال ان کو چھوڑ رہا ہوں۔

ایک ماہ سے زیادہ عرصہ ہو گیا اس بد مذہب کو مولانا راشد صاحب نے ابھی تک نہیں کہا کہ ہمارے کورسز سنیوں کے لیے ہیں غیر سنی کو داخلہ نہیں ملے گا۔

متعدد علمی وٹس اپ گروپ ہیں جن کے ایڈمن دیوبندی وہابی ہیں مجھ سمیت درجنوں سنی علماء بھی وہاں موجود ہیں وہ اپنے گروپ میں اپنے افراد کو ان کے کورسز میں داخلہ کروانے کے لیے تشہیری پوسٹیں کرتے ہیں میں نے غور سے دیکھا وہ صرف ان کی پوسٹیں شیئر کرتے ہیں جن کے ساتھ ان کے تعلقات ہیں کیا مولانا راشد مدنی اس پر **حلفاً** کہہ سکتے ہیں کہ انھوں نے جانتے ہوئے کبھی کسی بد مذہب کو نہیں کہا کہ وہ ان کے کورسز کی تشہیر کریں یا بد مذہب کو جانتے ہوئے داخلہ نہیں دیا۔ میں ان کی کہی ہوئی بات پر یقین کر لوں گا۔

چلو یہ جیسے فرما رہے ہیں مان لیا تو آخر کیا وجہ تھی کہ یہ وضاحت وہیں کمنٹ میں کر دیتے یا مجھے پرسنلی بتا دیتے۔

آخر کمنٹ ڈلیٹ کرنے کی کیا ضرورت پیش آگئی؟ کیا میں ان کا سنی مسلمان بھائی

نہیں ہوں؟

اربعینات کے اشتہار میں مولانا راشد کی چالاکی

مولانا راشد مدنی نے کچھ وقفہ کے بعد اربعینات پر اشتہاری پوسٹ کو اپڈیٹ کر کے دوبارہ گروپ میں سینڈ کیا، جس کے شروع میں انہوں نے خود ہی ایک سوال ڈالا کہ اس کورس میں کون کون شامل ہو سکتا ہے؟ اور پھر خود ہی اس کا جواب درج ذیل الفاظ میں دیا:

یہ کورس معلومات اور علم کے لیے ہر مسلمان کر سکتا ہے۔

جس دوران یہ بحث ہو رہی تھی کہ موصوف بد مذہبوں کو ٹرینگ دیتے ہیں اور میں زور لگا رہا تھا کہ انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے، تصنیف و تالیف کے سلسلہ میں بد مذہبوں کو ٹرینگ دینا ان کے ہاتھ میں سنیت کے خلاف ہتھیار فراہم کرنا ہے، اسی دوران انہوں نے گروپ میں یہ اشتہاری پوسٹ ڈالی اور اس میں جو چالاکی دیکھانے کی کوشش کی اسے میں نے درج ذیل الفاظ میں واضح کر دیا ہے۔

قلت

یہ کورس معلومات اور علم کے لیے ہر مسلمان کر سکتا ہے۔

یہاں یہ بھی لکھا جا سکتا تھا۔

یہ کورس معلومات اور علم کے لیے ہر سنی مسلمان کر سکتا ہے۔ صرف جامعہ کے علما و طلبا کی قید نہیں۔

لیکن نہیں کیونکہ ہمیں تو گھما پھرا کر بد مذہبوں کے لیے گنجائش نکالنی ہے۔ آخر

معاملہ پیسے اکٹھے کرنے کا ہے۔

لگے رہو بھائی ہٹ دھرمی کے ساتھ، آج کے بعد یہ کہنے کے قابل نہیں بچے کہ میں سنیت کے لیے کام کر رہا ہوں بلکہ روزی روٹی چلائی ہوئی ہے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کون سیکھ رہا ہے کون نہیں؟

دیگر اہل علم کے ساتھ سلسلہ کلام

جس دوران گروپ کے اندر میری مولانا راشد مدنی سے بحث ہو رہی تھی اسی دوران مولانا راشد مدنی کے کئی دوست علماء نے میرے خلاف کلام کیا، اُن کا کلام اور میرا جواب درج ذیل ہے۔

مولانا ابو المتبسم ایاز احمد مدنی(1)

ذاتی خیال غیر جانبدار ہو کہ عرض کر رہا ہوں

اولا یہ گروپ مولانا راشد سندھی نے تشکیل دیا۔ غرض یہ کہ آپس میں علمی ابحاث کر سکیں۔

باقی آپس میں قیل و قال کے لئے یہ گروپ نہیں۔ اگر اِس طرح سے کھل کہ تنقیدیں کریں گے۔ تو شاید فوائد کے بجائے نقصانات زیادہ ہونگے۔

اہلسنت کے علماء کرام آپس کے معاملات کو سوشل میڈیا پہ آ کہ ایک دوسرے کی اصلاح کرتے ہیں، اِس سے اپنے ہی افراد اپنوں سے دُور ہو جاتے ہیں.. کہ ہم آپس میں ہی لڑ رہے ہیں، اور ایک دوسرے کو غلط ثابت کر رہے ہیں۔

---

(1)... موصوف کا تعلق بلوچستان سے ہے اور ایک جامعہ میں مدرس بھی ہیں۔ اخلاق کے بہت اچھے اور ماہر علوم صرف و نحو ہیں۔ موصوف کی ان فنون میں متعدد کتب پاک و ہند سے شائع ہو چکی ہیں۔ قرآن پاک کے مکمل صیغوں پر بھی کام کیا ہے۔

(یہ خیال نہیں ذاتی تجربہ ہے کہ کئی لوگ نامور علماء سے متنفر ہوگئے وجہ سوشل میڈیا پہ آکہ تنقیدیں کرنا)

ہم انسان ہیں، اور انسان سے غلطی ہو جاتی ہے، اگر اصلاح کا شوق ہے تو اُس بندے کے پاس چل کر اصلاح کریں۔

باقی سوشل میڈیا پہ نہ کریں تو بہتر ہے، ورنہ اہلسنت کو اور بہت نقصان ہو سکتا ہے۔

جو کرنے کے کام ہیں، وہ کریں گے تو بہتر ہے، ورنہ پھر نہ ہم کام کر سکیں گے اور نہ دوسروں کو کرنے دیں گے۔

باقی بدمذہبوں کی بات ہے تو آئن لائن کورس میں کوئی بھی شریک ہو سکتا ہے۔

مثال فیضانِ آئن لائن اکیڈمی کے جو کورسز ہوتے ہیں اور جو ہو رہے ہیں. اُس میں بھی وہ شامل ہو سکتے ہیں. فیضانِ آئن لائن اکیڈمی کے تحت ماضی بعید میں مقام نگاری[1] کا کورس ہوا تھا ممکن ہے اُس میں کوئی شریک ہوا ہو۔ اسی طرح مولانا رضوان صاحب سیرت کے کورس کرواتے ہیں۔ اسی طرح اہلسنت کے کئی علماءِ کرام کورسز کروا رہے ہیں۔

کیا سب یہ بند کر دیں؟

باقی گروپ کے تمام احباب قابلِ احترام ہیں۔ کسی پہ تنقید نہیں اور نہ کسی شخص معین کے لئے یہ باتیں عرض کیں، بلکہ مطلقاً عرض کیں۔

ہاں اگر کسی کی صاحب کی دل آزاری ہوئی تو دل سے معذرت چاہتا ہوں۔

---

(1)... شاید یہاں موصوف مقدمہ نگاری لکھنا چاہتے تھے۔

بس سب سے یہی گزارش ہے کہ ملکر اہلسنت کا کام کریں۔ اگر بد مذہبوں کے اتفاق کی بات کرو تو شاید کوئی مجھ پہ بد مذہب ہونے کا فتویٰ لگا دے گا۔

پیارے احباب کرام!!

ایک جید عالمِ دین کا قول نقل کر رہا ہوں کہ انہوں نے فرمایا کہ

گروپ، فیس بک وغیرہ پہ اصلاح نہیں ہوتی.. بلکہ مزید معاملہ کو بڑھانا ہوتا ہے۔

ہاں اگر اصلاح کرنی ہے تو ایک ہی طریقہ ہے اور وہ ہے، ون ٹو ون بیٹھ کہ بات کرنا۔

گروپ وغیرہ میں باتیں کر کے نہ اپنا مقام کریں اور نہ سامنے والا۔ ممکن ہے موجود گروپ میں کئی ایسے ہوں جن کو اِس مسئلہ کا پتہ بھی نہ ہو۔

اب جو باتیں ہوئیں؟

قلت

مولانا ایاز احمد عطاری صاحب انتہائی ادب سے میں آپ کے اس موقف سے متفق نہیں کہ آن لائن کورسز میں کوئی بھی داخلہ لے سکتا ہے۔ کورسز آن لائن ہوں یا فزیکل وہ صرف سنیوں کے لیے ہی ہونے چاہیے اور جہاں تک ممکن ہو انتظام کرنا چاہیے کہ کوئی بد مذہب نہ شامل ہو۔ جب فزیکل کورسز میں بد مذہبوں کے لیے جگہ نہیں تو پھر آن لائن میں کیوں؟

اور تصنیف و تالیف کے شعبہ میں تو قطعا گنجائش نہیں ہونی چاہیے۔ بد مذہبوں کے تو بہت ادارے کام کر رہے ہیں جب کہ ہمارے ہاں گنتی کے ہیں وہ بھی بد مذہبوں کو ٹرین کریں گے تو پھر ہم نے کر لیا بد مذہبیت کا مقابلہ۔

مولانا انس بلوچ رضوی[1]

میرے خیال میں قبلہ علامہ مولانا راشد مدنی صاحب زید مجدھم نے مطمئن بخش وضاحت فرمائی ہے. اللہ ربّ العزت آپ خدمات قبول فرمائیں.

میں خود بھی آپ کی کئی کورسز میں شریک رہا ہوں اور الحمد للہ کافی فوائد حاصل ہوئے ہیں۔

باقی معترض پر تعجب ہے کہ جناب خود فرما رہے ہیں کہ میرے پاس بہت مضبوط شواہد ہیں جن کا جواب آپ کے پاس نہیں ہے اور میرے لئے آپ کو دار الافتاء بلوانا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

لیکن اس کے باوجود جناب سوشل میڈیا پر شور مچا رہے ہیں! تو بھئی آپ دار الافتاء کیوں نہیں جا رہے ؟ یہاں سوشل میڈیا پر کیوں شور برپا کر رہے ہیں؟

آپ ابھی سے جائیں دار الافتاء اور علامہ راشد المدنی صاحب کو وہی بلوائیں اور مفتیان کرام سے فیصلہ کروائیں یہی بہترین طریقہ ہے ورنہ سوشل میڈیا پر اس طرح شور برپا کرنے کا مقصد سوائے شہرت کے کچھ نہیں۔ اگر میری بات ناگوار گزری تو پیشگی معذرت خواہ ہوں آپ سے۔

قلت

سوشل میڈیا پر شور مچانے کا رستہ خود موصوف نے کھولا ہے۔ جب ایک سیدھے

---

(1)... مولانا انس بلوچ کے احوال تک بھی رسائی نہ ہو سکی۔

سے سوال کا سیدھا سا جواب دینے کی بجائے دوسروں کو بد تمیز، حاسد، فسادی کہہ کر برا بھلا کہیں گے تو سامنے والا جواب تو دے گا۔

اور دارالافتاء جانے کا شوق مجھے نہیں انھیں ہے جو بار بار کہہ رہے ہیں دارالافتاء آجائیں۔ ہم نے صرف انھیں اطلاع دی اور ان کی دعوت کو قبول کیا ہے کہ ضرورت پڑی تو ان کا یہ شوق بھی پورا کر دیا جائے گا۔

فی الحال سوشل میڈیا پر جہاں ہمیں گالیوں اور بد تمیزیوں سے نواز رہے ہیں وہاں انھیں آئینہ تو دیکھا دیا جائے۔

مولانا ازہار مدنی[1]

یا اسفا! کرنے کے ہزاروں کام

اللہ یاری جیسے کمینے شیخین کریمین کے کفر پر مناظرے کر رہے ہیں اور کسی سنی کے کے پاس وقت نہیں بات کرنے کا درسیات کی ہزاروں شروحات انٹرنیٹ پر دیوبندیوں موجود کسی سنی کے پاس صحاح ستہ کا ترجمہ کرنے کا وقت نہیں یوٹیوب چینلز پر ہزاروں لیکچرار اپنے سحر بیانی سے لوگوں کو بد مذہب بلکہ الحاد کی طرف لے جا رہے ہیں لیکن کسی کے پاس وڈیو بنانے کا وقت نہیں۔ ہزاروں مسائل و عقائد تنقیح کے محتاج لیکن کسی کا شعور ان کو حل کرنے کی طرف نہیں جاتا۔

---

(1)... موصوف جامعۃ المدینہ کے فاضل اور سنیئر مدرس ہیں۔ جامعۃ المدینہ میں تدریس کے ساتھ ازہار الاسلام کے نام سے ایک آن لائن اکیڈمی بھی چلاتے ہیں جس میں مختلف چھوٹے بڑے کورسز ہوتے رہتے ہیں۔

دانائی اور عقل و شعور اور وقت بلکہ مسلکی تصلب رہ رہ جاتا ہے تو بس اپنے ہم مسلک کام کرنے والوں کے پائجامے اتارنے کا رہ جاتا ہے۔[1]

آفرین ہے، معصوم سنیوں کی تلاش میں یہ بے ہم جیسے لنگڑے لولے کام کرنے والے بھی کھو دو گے بھئی، کسی وقت میں ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب نے تفضیلیوں رافضیوں کو نتھ ڈالی ہوئی تھی پھر آپ جیسے کچھ دانا آئے اور انہیں محبت و عقیدت اہل بیت میں ان کی خطا نظر آگئی۔ آج فتنہ سنبھالا ہی نہیں جا رہا، خدا کے لیے کرنے والے کام کیجیے

۔

اوپر دو چار ذکر کیے ہیں ان میں سے کسی ایک پر کام کر لیجیے امت پر احسان ہو گا۔

رہا راشد مدنی بھئی کا معاملہ تو اللہ پاک نے قیامت اپنے اپنے حساب دینے کے لیے رکھی ہے۔

الی اللہ المشتکی

قلت

ان ہزار کاموں میں سے آپ نے کتنے کام کر لیے؟

---

(1)… مسلکی تصلب یہ بھی نہیں کہ ہمیشہ غیروں کے پیچھے پڑے رہو اور اپنوں سے آنکھیں بند کر کے بیٹھے رہو کہ وہ جو چاہیں کرتے پھریں۔ چاہے اپنے اعمال سے وہ اہل سنت کو نقصان ہی پہنچا رہے ہوں۔ اپنوں کے جرائم پر آنکھیں بند کرنا اور حق بیانی نہ کرنا آل بنی اسرائیل کی صفت ہے اہل اسلام کی نہیں۔ اور آفرین ہے مولانا کی سوچ پر کہ کسی سنی سے یہ مطالبہ کرنا کہ وہ بد مذہبوں کو سنیوں کے خلاف ٹرین نہ کرے یہ پائجامے اتارنا ہے۔

میں اس بات کے خلاف نہیں کہ یہ کام نہیں کرنے چاہیے بلکہ کل سے یہی سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ اپنے مقاصد کے ساتھ ساتھ اہل سنت کو ترجیح اول رکھیں۔

میری تنقید کے بعد چار پانچ کا تو موصوف نے اقرار کر لیا۔ کیا بتا سکتے ہیں کہ ان چار پانچ کی شناخت بعد میں کیسے ظاہر گئی جو پہلے نہ ہو سکی۔

کیا اس کے بعد سے اب تک کسی بد مذہب کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا؟

ہم کچھ اور رونا رو رہے ہیں اور آپ کچھ اور سمجھے جا رہے۔

جب انسان نے ہٹ دھرمی ملی ہو اور بات نہ ماننی ہو تو پھر ایسا ہی ہوتا ہے۔

ایک آخری بات

ڈاکٹر طاہر القادری نے جب سنیت کا نام لے کر خباثت پھیلانا شروع کی تو اکابر علمانے اسے سمجھایا بھی اور رد بھی کیا، اس وقت بہت سے (آپ جیسے دانا) اپنے ہی ان اکابرین کے خلاف ہو گے تھے۔ کہ طاہر القادی سنیت کا فائدہ ہی کر رہا ہے۔ آپ ان کی نہیں بد مذہبوں کی ٹانگیں کھینچیں۔ مگر آج وہی طاہر القادری فتنہ بنا ہوا ہے۔

یہ جو خوامخواہ کے مجھے مشورے دے رہے ہیں ان میں سے ایک فرد نے بھی مولانا راشد مدنی سے یہ نہیں کہا کہ آپ کے کاموں کو ہم سرہاتے ہیں مگر مولانا اویس مدنی نے جو بات کی ہے اگر وہ درست ہے تو آپ اس کا ازالہ کریں اور بد مذہب کو اپنے کورسز میں انرول نہ کریں۔ اگر قصدا نہیں شامل کرتے تو اچھے طریقے سے وضاحت کر دیں، تنقید، تحقیر اور الزامات کا سلسلہ مناسب نہیں۔

کسی بھائی نے گروپ میں نہیں تو ان سے یہ بات پرسنل ہی کی ہو وہ بھی سامنے

آئے۔

مجھے غلط کہنے والو اصل غلط کو غلط کہنے کا بھی حوصلہ رکھو۔

ہماری نیتوں پر بھی آپ کو شک ہے اور دوسروں کے غلط کام بھی آپ کو غلط نہیں لگتے۔

میری یہ بات آپ سب دوست لکھ کر رکھ لیں جن بدمذہبوں کو موصوف ٹریننگ دے چکے ہیں یا آگے دیں گے کل کو یہ خود ہی موصوف کو ذلیل کریں گے اور دنیا کو بتائیں گے کہ ہم نے ان سے سیکھا ہے کیونکہ بدمذہب آستین کا سانپ ہیں جو لازمی ڈسیں گے۔

والسلام مع الاکرام۔[1]

مولانا سلمان رضا مدنی

علامہ ازہار احمد مدنی اور مولانا اویس مدنی صاحب سمیت گروپ کا ہر سنی عالم قابل احترام ہے لیکن علامہ ازہار مدنی ویسے ہی نصیحت کرتے تو خوب تھا۔ لیکن انھوں نے علامہ اویس اوکاڑوی کو مخاطب کرکے سب باتیں کہیں۔ کہاں ڈاکٹر اشرف آصف جلالی اور روافض کا رد اور روافض کے ٹکڑوں پر پلنے والے پروپگنڈہ گرو۔ اور کہاں علامہ راشد مدنی کا بدمذہبوں کو ٹریننگ دینے والا غلط عمل؟

یہ اوکاڑوی صاحب پر صریح زیادتی ہے۔

علامہ اویس اوکاڑوی نے جیسا کلام ویسا ہلکا سا جواب کیا دیا سب ایک دوسرے کے

---

(1)... اس کلام کے بعد مجھے فوراً گروپ سے ریمو کر دیا گیا، کیونکہ بقول ایڈمن گروپ علامہ امیر البحر صاحب کے میں نے مولانا ازہار مدنی کی بارگاہ میں گستاخی وبے ادبی کی ہے۔

معاون ان کے خلاف ہوگے اور انھیں بے ادب و فسادی کہہ کر فورا گروپ سے ریمو کر دیا۔ حالانکہ چاہیے تو یہ تھا کہ انھیں گروپ میں ہی موقع دیا جاتا۔ معافی کا مطالبہ بھی یہیں ہوتا۔ لگتا ہے پہلے ہی ارادہ کیا ہوا تھا پھر بھی ان کا بڑاپن ہے کہ انھوں نے اپنے انداز کلام پر معذرت کی۔[1]

کلام کا درست طریقہ یہی تھا کہ علامہ راشد مدنی اور علامہ اویس مدنی کے سوا تیسرا کوئی فرد بحث میں حصہ نہ لیتا۔ ایک معترض ہے دوسرا جواب دے رہا ہے دونوں کلام کر کے کہیں نہ کہیں خاموش ہو جاتے۔

باقی بار بار گروپ کو بند کرنا اور مخالف موقف رکھنے والے کو ریمو کرنا بھی غیر اخلاقی اور ناپسندیدہ عمل ہے۔ پہلے بھی درجنوں بار مختلف موضوعات پر گفتگو ہوئی ہے مگر کبھی

---

(1)... میرے اس کلام کے مولانا ازہار احمد مدنی کے بعض تلامذہ نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں نے ان کی بے ادبی کی ہے اس لیے معافی مانگوں۔ سو میں نے اپنے ان مسلمان بھائیوں کی دلجوئی اور موصوف کا سنیئر ہونے کی وجہ سے جسے وہ بے ادبی کہہ رہے تھے اس پر معذرت نامہ ایک گروپ ایڈمن کے ذریعہ گروپ میں بھجوا دیا۔ یہاں ایک اور بات قابل توجہ ہے یہ جتنے بھی حق پسند دین کے خادم جو مجھ سے معافی کا مطالبہ کر رہے تھے ان سب کی غیرت و حمیت اس بات پر نہ جاگی کہ صاحب ھادی انسٹیٹیوٹ سنیت کا نام لے کر سنی ہو کر بد مذہبوں کو ٹرین کر رہا جو آگے چل کر سنیت کے خلاف لٹریچر تیار کریں گے، ان سے کہتے کہ بد مذہبوں کو ٹرینگ دینا والا سلسلہ بند ہونا چاہیے۔ مگر جب ان کے استاد کو جواب دیا تو انہوں نے اسے فوراً گستاخی اور بے ادبی بنا ڈالا اور ان کی غیرت جاگ اٹھی۔ حالانکہ میرا کلام نہ بے ادبی پر مشتمل ہے نہ گستاخی پر، جیسا کلام انہوں نے کیا ویسا ہی میں نے کیا۔ سچ تو یہ ہے کہ جنکی غیرت ذاتیات یا استاد کے لیے جاگے، اسلام و سنیت کے لیے نہ جاگے وہ اس خیر و بھلائی سے دنیا و آخرت میں محروم رہیں گے جو علم و اسلام کی خدمت کے عوض ملتی ہیں۔

کسی کو ریمو نہیں کیا گیا۔

علامہ امیر البحر مدنی بھائی معذرت کے ساتھ اس سے پہلے بحث ختم نہیں ہوئی تھی بلکہ یہی نظر آرہا ہے کہ علامہ اویس مدنی بھاری پڑتے نظر آئے تو انھیں ریمو کرنا بہتر سمجھا گیا۔

البتہ اب جب علامہ راشد مدنی نے فرمایا کہ میں مزید کسی کا جواب نہیں دوں گا اور اویس صاحب بھی اس گروپ میں نہیں ہیں اب کہا جاسکتا ہے کہ بحث ختم ہو گی۔ اس لیے نہ میری طرف سے مزید کوئی مسیج آئے گا اور نہ کوئی اور کرے۔

ایک اور بات جو مجھ سمیت کسی کو بھی نہیں بھولنی چاہیے، تمام سنی علما ہی قابل احترام ہیں عزت دینے کے لیے استاد کا ہونا ضروری نہیں، اور چھوٹی موٹی غلطیوں کو جہاں ہمیں برداشت کرنا چاہیے وہیں کسی اپنے کی مثبت تنقید و اعتراض کو بھی خندہ پیشانی سے جواب دے کر قابل اطمینان وضاحت کر دینی چاہیے۔

اب تک کی بحث میں علامہ راشد مدنی سمیت جتنے بھی افراد نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کلام کیا سب کو جواب دینے کا اویس صاحب حق رکھتے ہیں اگر وہ دینا چاہیں۔

باقی جتنے بھی افراد جنھوں نے بد تمیزی پر مبنی کلام کیا ان سب سے گزارش ہے کہ اگر کبھی دوبارا اس گروپ میں کسی بھی موضوع پر بحث ہو جاتی ہے تو وہ یہ تحقیرانا انداز مت اپنائیں یہ ہم طلبہ کا شیوہ نہیں۔

سب دوست خوش رہیں۔

والسلام

اصل بات پتہ ہے کیا ہے؟

بات یہ ہے کہ چند کالے حروف پڑھنے کے بعد اِن حروف کی گرمائش کو برداشت کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ اور ہم لوگ ہر کسی کی اصلاح کا ٹھیکہ اٹھایا ہوا ہوتا ہے۔ حالانکہ اُس کو خود اصلاح کی حاجت ہوتی ہے۔

اگر ہم تحمل مزاجی کے ساتھ کام کریں، امید کرتا ہوں کہ آپس کی محبتیں بھی قائم ہونگی۔ اور کسی غلطی پہ اصلاح بھی کر سکیں گے۔

اور اصلاح کا بہترین طریقہ کام ہے، بات نہیں۔

اور عزتِ نفس ہر کسی کی ہوتی ہے۔ ذرا اپنے بارے میں اتنا سوچیں کہ اگر کوئی بندہ آپ کی غلطی کی اصلاح اسی طرح سے ہر کسی کے سامنے کرے۔ اور جگہ کرے۔ کیا آپ قبول کریں گے؟

یقیناً نہیں اِس موقع پہ تو آپ بولتے ہیں کہ اصلاح اکیلے میں ہوتی ہے۔ اور اصلاح کا کوئی طریقہ ہوتا ہے وغیرہ

پھر یہاں آپ کسی کی غلطی کی اصلاح سب کے سامنے کیوں؟

ذرا نہیں زیادہ غور و فکر کریں..!!!

خون کی گرمائش کو برداشت کرنا اگر ہم سیکھ جائیں۔ تو یقین مانیں آج ہم پتہ نہیں کہاں ہوتے۔

خیر باتیں تو بہت ساری ہیں، چند باتیں آپ علماء کرام کے مابین بطورِ سبق کے عرض

کیں۔

کیونکہ گروپ میں بندہ مسکین کے اساتذہ کرام بھی موجود ہیں۔

اگر کوئی بات نامناسب لگی تو معذرت خواہ ہوں۔

مفتی خرم شہزاد صاحب[1]

واہ آپ نے ان کو ریموو کیا، جب جواب دینے کی سکت نہیں تھی ایک بندے کو ریموو کر دیا گیا۔ دوسرے کو بولنے دیا جاتا جیسا کہ ہماری عدالتوں میں ہوتا دونوں فریقین کو برابر حق ملنا چاہیے یا دونوں کو نہ بولنے دیں۔ صحیح فرمایا: اوکاڑوی صاحب حق پہ ہیں۔

باقی آپ لوگ راشد صاحب کے قریبی لوگ ہیں۔ اس لیے اویس صاحب کی بات نہیں مان رہے۔[2]

راشد صاحب نے جب ہمیں پہلا کورس کرایا تب ہم شاید 20 لوگ تھے گروپ میں واٹساپ گروپ تھا۔

ان میں کچھ لڑکیاں بھی تھیں، پھر جب ہم کو سند بھی ملی تو سند دیکھ کر حیران تھا کہ یہ سب کچھ ہم نے سیکھا ہی نہیں جو ہمیں سند دے دی۔

---

(1)... مفتی خرم شہزاد جامعہ کنزالایمان، راولپنڈی میں مدرس اور نائب مفتی کے منصب پر اپنی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔

(2)... علامہ راشد گلفام، مولانا ازہار مدنی، مولانا ایاز احمد اور باقی کئی میرے مخالف افراد میں سے اکثر کراچی میں ہی ہوتے ہیں اور مولانا راشد مدنی کے دوست بھی ہیں اور ان میں سے کئی آن لائن اکیڈمیاں بھی چلاتے ہیں۔

نہ ہی پوسٹ میں موجود چیزیں سیکھائی گئی نہ ہی جو وہ حاصل ہوا جو سند مل گئی۔

بس اپنے کام کو بڑھا چڑھا کر دھونس دیا ہم پہ پھر اس کے بعد ایسے جھوٹے کارناموں کی ایک لمبی لائن شروع ہوئی۔

کل سے گروپ میں دیکھا: اویس رضا او کاڑوی نام سے ایک بندے کا میسج دیکھا کہ یہ بد مذہب کو سیکھاتا ہے۔

تب بہت دکھ ہوا جب راشد صاحب نے خود مان لیا کہ فتاویٰ رضویہ کے خلاف 317 جلدیں وہابی نے لکھی۔[1] ہم سے سیکھ کر بس میں نے یہ سب اس لیے بتایا کہ آپ سب کو پتہ چلتا رہے۔ کیونکہ کل تک میں خوش تھا کہ ایک بندہ جواب دے رہا ہے۔ لیکن اب آپ نے اس کو ریموو کیا، اس لیے میں بولا، ورنہ آپ لوگوں کی باتیں سننے سے بہتر تھا کہ چپ رہتا۔

مجھے پتہ ہے اب میرے خلاف ہو جاؤ گے آپ حقیقت نہیں سمجھو گے۔

او بھئی جس بندے نے اپنی کتاب میں تحقیق کی اور تبصرے کی تعریف ہی غلط لکھی، وہ بندہ کہاں سے محقق بن گیا؟

اویس او کاڑوی کا بڑا پن ہے کہ وہ راشد صاحب کو محقق کہتے رہے دو دن سے لیکن آپ لوگ راشد صاحب کو جانتے پہچانتے ہیں اور شاید اکھٹے رہتے ہیں یا دوست ہیں۔ اس لیے راشد کو غلط نہیں کہو گے اگر چہ دل سے مان لو گے لیکن سب سے سامنے اظہار نہیں

---

(1)... مفتی خرم شہزاد 317 جلدوں والی بات پر انداز کلام کو سمجھ نہ سکے، اس لیے انہوں نے ایسا لکھ دیا۔

کروگے۔

واہ بھئی تسی گریٹ او باقی سب غلط ہیں۔

جو بندہ راشد صاحب کے خلاف یا کسی اور ایسے بندے کے خلاف اعتراض کرے جو مشہور ہستی ہو یا آپ کے جاننے والے ہوں۔ان بندوں کے بارے کوئی بات کریں تو فوراً اس بندے کو گروپ سے نکال دیا گیا۔

لیکن ان کی کسی بات کو توجہ نہیں دی جاتی یعنی سماعِ قبول نہیں ہوتا، اپنی غلطیاں صحیح نہیں کرنی؟

وہ ہادی انسٹیٹیوٹ والے نے خود اعتراف کیا کہ ہم سے سیکھ کر وہابی نے 317 جلدیں ہمارے خلاف لکھی۔ لیکن ابھی تک پھر بھی وہ وہابیہ کو ٹریننگ دیتے ہیں اگر نہیں دے رہے تو حلف دیں؟

ہمیں ان پہ اعتماد نہیں ہے کیونکہ پہلے بھی انہوں نے ایسا ہی کیا اور بار بار ایسی ہی عادت ہے ان کی ،میرے باتیں کڑوی لگیں تو برداشت کریں۔ ورنہ عمل کریں یا ان کو عمل کروائیں

بڑے عہدوں پہ بیٹھ کر مسلک سے غداری ہم برداشت نہیں کریں گے۔

راشد صاحب کچھ سال پہلے فیضان مدینہ کراچی کے باہر شاملہ کی سی ڈی وغیرہ بیچا کرتے تھے

شاملہ سیکھ کر دیگر ایسے سوفٹویئرز کے سہارے کاپی پیسٹ علمائے تیار کرنے کے علاوہ کوئی اور ان کا علمی کارنامہ ہو تو مجھے ضرور مطلع فرمایئے گا۔

مجھے ڈر ہے کہ ان میسجز کے بعد مجھ پہ بے ادب اور گستاخ جیسے بولیں گے آپ کیونکہ اس گروپ میں عرصہ دراز سے یہی ہوتا آرہا ہے کہ جو ہمارے بارے اعتراض کرے اس کو ریموو کردو، اب کل جیسے اویس اوکاڑوی صاحب نے ثبوت بھی پیش کیے اور ان کی فیس بک وال پہ راشد صاحب کے طنزیہ کمنٹ بھی پڑھے۔

لیکن مجھے یقین ہے جو اویس اوکاڑوی صاحب کے بارے بول رہے تھے کہ آپ کرنے کے کام کریں راشد صاحب کو کچھ نہ کہیں وہ فلاں ہیں تو ڈھمکاں ہیں ان حضرات نے فیس بک پہ نشر کی جانے والی پوسٹ ہی نہیں پڑھی ہو گی۔

لیکن سب نے تقریباً یہی کہا کہ سب نے اپنی قبر میں اپنا حساب دینا ہے آپ نے کیوں یہاں بحث شروع کر دی۔

او بھئی جو بندہ مسلک کو نقصان پہنچائے جو بندہ نقلی و جعلی مصنف پیدا کرے اس کے خلاف کوئی جملہ نہیں بولے گے؟

اسے نہیں روکو گے نہ ہی کچھ اور حل کرو گے کیونکہ وہ بھی آپ کا قریبی یا جان پہچان والا بندہ ہے اور بڑے عہدے پہ بیٹھا ہے۔

اگر کوئی غیر معروف و مشہور بندہ ایسا کام کرے سارے تیز کے منہ اس طرف کر دو گے۔

یہ کہاں کا انصاف؟

یہ کیسی عقلمندی؟

یہ سب کیا؟

فقیر۔ محمد خرم شہزاد

نائب مفتی جامعہ کنز الایمان، راولپنڈی

مولاناراشد مدنی صاحب ہادی انسٹیٹیوٹ

اس کورس کا نام بتایئے گا اور سرٹیفکیٹ مجھے بھیجیے گا۔ تا کہ مجھے بھی پتا چلے کہ وہ کون سے نکات ہیں جو آپ کو نہیں سکھائے گئے لیکن دعوی کیا گیا۔

نیز 317 جلدوں والی بات آپ نے کیا سمجھی اس پر صرف آپ کو سیلیوٹ کیا جاسکتا ہے۔

مفتی خرم شہزاد

آپ کے سرٹیفکیٹ ہمارے کسی کام کے ہی نہیں، بس فارملٹی ہی تھی، سنبھال کر رکھنے کا شوق نہیں ہمیں۔

مولاناراشد مدنی صاحب ھادی انسٹیٹیوٹ

ہمارے کورسز تو بہت ہی کم ہوتا ہے کہ ایک ماہ کے ہوں اکثر ہفتہ دس دن بیس دن ،اگر حقیقت بنی برداشت ہو تو آٹھ سالہ درس نظامی کے رزلٹ پر نظر دوڑایئے گا۔[1]

---

(1)... موصوف جب اپنی تعریفوں کے پل باندھتے ہیں تب نہیں یاد رہتا کہ دس دنوں میں کوئی کیا محقق بنے گا؟اور اسی بنا پر بڑے فخر سے بتاتے ہیں کہ میں نے دس ہزار کو ٹرین کر دیا اور اسی بنا پر خود ہی اپنے نام کے ساتھ استاذ التحقیق بھی لکھنا شروع ہو گے ہیں۔ جی ہاں خود ہی، کسی نے استاذ التحقیق مانا نہیں اور فکر انہیں آٹھ سالہ درس نظامی کے رزلٹ پر ہے۔ آفرین ہے اس سوچ و عمل پر۔

آپ نائب مفتی ہیں اور کسی کے بارے صرف چند دن کی آن لائن کلاس کی بنیاد پر رائے نہیں بلکہ یقینی حکم لگا رہے ہیں۔ مسند افتاء کو یہ دن بھی دیکھنے تھے۔

مفتی خرم شہزاد

ہم آپ کے ایسے کثیر کورسوں کے بارے جانتے ہیں جو بس عوام کو پوسٹ دیکھا کر پاگل بنا کر کھینچ لیا جاتا، بعد میں اس میں وہ کچھ نہیں سیکھایا جاتا جو پوسٹ میں لکھا ہوتا۔ جو بولے اس کو کہا چپ کر۔

مولانا راشد مدنی صاحب ہادی انسٹیٹیوٹ

مفتی خرم صاحب! میں آپ کے پاس دارالافتاء کنزالایمان حاضر ہونا چاہوں گا۔

آپ میری اصلاح فرمایئے گا جو حکم اور فرمان میرے لیے یہاں جاری کیا ہے اسے بھی ثابت فرمایئے گا۔ میں رجوع بھی کروں گا اور توبہ بھی۔

بدمذہبوں کو سکھا رہا ہوں اور بدمذہب شناخت چھپا کر شامل ہوئے۔

ان دونوں باتوں کا فرق بھی آپ سے سیکھوں گا۔

آپ وقت عطا فرمادیں، افتاء میں کب حاضر ہو جاؤں؟ اور وہ سب کورس وغیرہ جمع رکھیے گا میں تمام کورسز کی ریکارڈنگ لے کر حاضری دوں گا تاکہ ہر ہر بات شرعی اصولوں کے مطابق جانچ کر حتمی حکم آپ لگا سکیں۔

مولانا عبداللہ مدنی[1]

کیا اویس اوکاڑوی صاحب کو رموو کر دیا ہے؟

اگلے بندے کو مطمئن کرنے کے بجائے گروپ سے نکال دینا باعث تشویش ہے۔

ایڈ من صاحب کو چاہیئے توجہ کریں، یہ تو غلط بات ہے انکا جواب دینے کے بجائے انکو رموو کرنے سے تو مزید ایسے لگے گا **جیسے اویس صاحب کی بات میں وزن تھا** مخالفین کو رموو کرنے سے بات مزید مشکوک ہو جاتی ہے۔

یعنی دال میں کالا والا حساب ہو گا، ہونا چاہیئے تھا اعتراضات کا اچھے انداز سے جواب دیتے۔

مفتی خرم شہزاد

جو بولے اس کو ریموو کر دو

جو اعتراض کرے اس کے خلاف ان کی ٹیم جمع ہو کر ذلیل کرتی اور بے ادب اور گستاخ کہتی ہے۔

ازہار مدنی صاحب کو جاننے والے ہیں یہ ایڈ من صاحبان اور اویس اوکاڑوی صاحب غیر معروف ہیں، اس لیے اہمیت نہیں دی گئی ورنہ ان کا رد نہیں کر سکتے راشد صاحب کاپی پیسٹ صاحب۔

---

(1)... مولانا عبد اللہ فرضی نام میں نے لکھا ہے کیونکہ مجھے ان کا اصل نام نہیں پتا۔

مولانا عبداللہ مدنی

کاش راشد صاحب ہی مطمئن کر دیتے۔ باقیوں کے بولنے کی ضرورت ہی نہی تھی۔

مولانا راشد مدنی صاحب ھادی انسٹیٹیوٹ

میری عادت نہیں اہل سنت کو سر بازار گھسیٹتے پھرنے کی جب مسئلہ ہو تو پرسنل پر بات کرنی چاہیے، حل نہ ہو تو پھر اگلا قدم اٹھانا چاہیے۔

لیکن نہیں، پرسنل پر چار بندوں کو پتا نہیں چلے گا اور کیسے پتا چلے گا کہ مابدولت بھی لکھنے اور بولنے کی سکت رکھتے ہیں۔

کیا آپ ذمہ داری لیتے ہیں کہ مفتی خرم شہزاد صاحب کو قائل کریں کہ میں دارالافتاء کنزالایمان میں ان کے سامنے حاضر ہوں اور وہ شرعی اصولوں کے مطابق مسئلہ حل کریں

حکم لگائیں۔ صرف چسکا چل رہا ہے

رد در رد کا

گرم جملوں کا

لفاظی لیپا پوتی کا

رہی بات یہ کہ ہمارا علمی کام کیا ہے؟

فرصت ملے تو ماہنامہ فیضان مدینہ کے آفس میں آجائیں یا ہمیں ملیں جہاں صاحب کا

ارادہ ہو

پھر عرض کر دیں گے کہ ہمارے علمی کام کیا کیا ہیں؟

اور ہم آپ کے علمی کام بھی جاننا پسند کریں گے۔

افسوس نہایت افسوس

آپ بھی بات پر غور نہیں فرما رہے

کیا آپ نے کل والا میرا پہلا جواب پڑھا؟ میں واضح طور پر لکھ چکا ہوں

کہ اگر 132 بیجز میں سے تین سے چار میں کچھ لوگ شناخت چھپا کر شامل ہو گئے

ہیں تو اس میں بتایئے ہمارا کیا قصور ہے؟[1]

لیکن نہیں انہیں نجانے کون سا حال درکار ہے۔

مفتی خرم شہزاد

جانتا ہوں ایڈیٹر صاحب!

یہی تو ایک مسند اور عہدہ ہے جس پہ آپ اتنی گرم باتیں کرتے ہیں اور اسی چیز کا فایدہ اٹھاتے ہیں۔

جو میں کہہ رہا ہوں اس کا جواب یہاں نہیں دیا جا سکتا؟ آفس آنا ضروری ہے؟

---

(1)... میں نے اسی وقت کہہ دیا تو جو چار پانچ شناخت چھپا کر شامل ہو گئے، ان کا مسئلہ ہی نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ موصوف قصداً بد مذہبوں کو شامل کرتے ہیں، انہیں معلوم ہے کہ بد مذہب کثیر تعداد میں میرے کورسز میں شامل ہوتے ہیں اور یہ انہیں روکتے نہیں۔ اور ان کا یہ کہنا کہ وہ شناخت چھپا کر شامل ہوئے یہ بھی جھوٹ ہے کیونکہ انہوں نے ایسا کوئی انتظام کیا ہی نہیں کہ جس سے کسی کی شناخت ظاہر ہو، تو پھر شناخت چھپانے والا دعوی کیوں؟

جو آپ کے کارنامے ہیں وہ تو ویسے ہی پتہ ہیں ہمیں پھر آفس آکر آپ کی کرسی دیکھ کر ہم مرعوب نہیں ہوں گے۔

اور اوکاڑوی صاحب سے ذاتی کوئی تعلق نہیں تھا ہمارا آپ کا جیسا رد انہوں نے کیا ایسے ہی ایک بندہ پہلے آیا تھا اس گروپ میں شاید طاہر فریدی نام تھا۔[1]

جنہوں نے آپ کی کتاب کا پروگرام بند کر کے رکھ دیا۔[2]

ہمت تھی تو ان کے تبصرے کا رد کرتے؟ یا ان کو بھی آفس بلا کر اپنی کرسی اور عہدے کی باتیں کر کے قائل کرتے۔

جو میدان یہاں لگا ہے اس کا یہاں ہی جواب دیتے اس کی بجائے آپ نے ان اوکاڑوی صاحب کو ویسے ہی ریموو کر دیا یہ ہے آپ کی سکت۔

مولانا راشد مدنی صاحب ھادی انسٹیٹیوٹ

بہت معذرت یہ صرف تماشہ دیکھنا ہو گا، حل نہیں۔ دارالافتاء اہل سنت میں بیٹھنے پر

---

(1)... ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی جامعۃ المدینہ اوکاڑا کے فاضل ہیں، کچھ عرصہ المدینۃ العلمیہ، فیصل آباد میں بھی اپنی خدمات پیش کر چکے ہیں۔ وسیع المطالعہ اور مصنف کتب کثیرہ ہیں۔ ان کی کتابوں کی تعداد ایک سو سے زائد ہے، جن میں فن تذکرہ نویسی، مبادیات تصنیف، تاریخ اصول حدیث، علم التاریخ، برصغیر کے علمائے اہل سنت کی حدیثی خدمات، احادیث میں تعارض کیسے دور کریں؟، تخریج و تعلیق تیسیر مصطلح الحدیث، رسائل علوم الحدیث، نکاح اور برادری ازم، تذکرۃ الخواص وغیرہ شامل ہیں۔ بہت سی کتابیں پاک وہند سے پبلش ہو چکی ہیں۔

(2)... تعارف، تبصرہ و نقد تحقیق و تدوین کے اصول و مراحل کے نام سے علامہ طاہر فریدی صاحب نے ایک رسالہ لکھا ہے، موصوف اسی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

کیوں پرابلم ہے؟

مولانا عبداللہ مدنی

انہوں نے جو ثبوت پیش کیے تھے بعد میں کہ آپ دیوبندیوں کو پڑھاتے ہیں۔ آپ صرف ان اعتراضات کے جوابات اگر گروپ میں ہی عطا کر دیتے تو مسئلہ حل ہو جاتا۔

مولانا راشد مدنی صاحب ھادی انسٹیٹیوٹ

افسوس نہایت افسوس آپ بھی بات پر غور نہیں فرمارہے کیا آپ نے کل والا میرا پہلا جواب پڑھا؟

میں واضح طور پر لکھ چکا ہوں کہ اگر 132 بیجز میں سے تین سے چار میں کچھ لوگ شناخت چھپا کر شامل ہو گئے ہیں تو اس میں بتایئے ہمارا کیا قصور ہے؟

لیکن نہیں انہیں نا جانے کون سا حال درکار ہے۔

مولانا طارق مدنی[1]

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

پچھلے دو تین دنوں سے جو معاملات گروپ میں چل رہے ہیں اس حوالے سے کچھ تجاویز اور معروضات لے کر حاضر ہوا ہوں۔

---

(1)... مولانا طارق مدنی نہایت جید اور فاضل آدمی ہیں۔ تدریس اور خطابت کے ذریعہ دینی خدمات میں مصروف ہیں۔

ایک درد مند اہل السنہ کے ادنیٰ خادم کی حیثیت سے یہ باتیں پیش کر رہا ہوں۔

اولاً تو عرض یہ ہے کہ اگر گروپ کو بند ہی رکھنا ہے تو پھر گروپ کا فائدہ نہیں اور یہ دعوی بیکار کہ جناب گروپ میں جو بات کرنی ہیں کریں۔

صرف فضائل و کمالات ہی مقصد نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ آن لائن کورسز یقیناً فائدہ مند ہیں

لیکن جب کوئی شخص خود اقرار کرتا ہے کہ ایسی غلطی ہم سے ہوئی جس سے مسلک کو بھی نقصان پہنچا تو یہ یقیناً قابل تشویش امر ہے۔

یقیناً ان معاملات سے اہل علم حضرت کی بہت ساری معاشی پریشانیاں حل ہوئیں۔

لیکن آیا ہمارے اندر تصلب فی الدین کی کمی یا کمزوری تو پیدا نہیں، کہیں ہم نے اس اہم امر کو بلائے طاق تو نہیں رکھا؟

اگر صرف گروپ کے اندر یہ بات زبردستی مسلط کر دی جائے کہ جو ہم کہیں وہی بات سنی جائے اور اصلاح کا پہلو قطعا صرف نظر کر دیا جائے تو یہ مناسب نہیں ہے۔

ہاں ایڈمن حضرات بار یہ توجہ دلائیں کہ اپنا مسئلہ پرسنل پر حل کریں۔

یہ کرنے کے بجائے کبھی گروپ کا دروازہ کھولا جا رہا ہے کبھی بند کر دیا جا رہا ہے۔

کیا اس سے فوائد حاصل ہو رہے ہیں۔

اور ایک اور بات کورسز کے حوالے سے ایک ناقص مشورہ ہے جو کہ قابل غور ہے۔

حضرات گرامی قدر

آج کل جو تحقیقی کورسز کروائے جا رہے ہیں ان کا سارا دارو مدار شاملہ اور اس جیسے

سافٹویئر پر ہے۔

ان سافٹویئر کا ماخذ اور موجد سلفی وہابی ہیں۔ بالخصوص شاملہ جس کو جدید محقق مانا جاتا ہے۔

کسی حدیث کی تلاش تخریج رجال کی حیثیت اور نہ جانے کیا کیا از خود کرنے کے بجائے ہم اس سافٹویئر سے کرواتے ہیں۔

مجھے ایک بات کا جواب دیں کیا یہ تمام اغلاط سے منزہ ومبرہ ہے، کیا وہابی اب اتنے اچھے ہو چکے ہیں کہ وہ کسی بھی حنفی کتاب بخوشی چوم کر اٹھائیں اور اپنے مکتبے میں شامل کر لیں؟

کیا وہ اس میں سرقہ تحریف اور ردو بدل نہیں کر سکتے؟

اگر ہمارا یہ حال ہے کہ ہم اسی کا سہارا لے رہے ہیں تو شاید اگلے دس بیس سالوں میں چھوٹے چھوٹے کتابچے بن کر آئیں گے ان میں غلطیوں کا وہ حال ہو گا کہ الامان والحفیظ

اس لئے میری نظر میں نیا محقق بنانے سے بہتر ہے کہ اکابرین کی کتب پر کام کیا جائے۔

جھوٹے دعوے پر کشش عنوان اور پوسٹ لگا کر لوگوں کو چورن بیچنے سے اچھا ہے کہ اسلاف کے نقش قدم پر لگائیں۔

آج سے کچھ عرصے قبل میں نے یہ کہا تھا کہ ہم نے گیمز تک کے ایپلیکشن بنالئے چندے پر لاکھوں روپے خرچ کر کے ایپ بنائی گئی۔

کیا فتاوی رضویہ پر کوئی ایسا علمی و تحقیقی کام ہوا؟

توکسی کو بولنے کی مجال نہ رہی۔ محض امید افزاں باتیں کر کے سب خاموش ہو گئے۔

یہ باتیں تو ہم پتہ نہیں کب سے سنتے آرہے ہیں۔

کوئی عملی اقدام کیوں نہ ہوا

جب ہم نے اپنے علماء کے قدیم درس نظامی کی بات کی تو ہمیں دقیانوسی کہہ کر خاموش کرادیا گیا اور یہ چورن دیا گیا کہ دور حاضر کا یہ تقاضا ہے۔

حضرات اکابرین محدثین نے تو ایسی حرکتیں نہیں کی۔

کسی بد مذہب کو پڑھانا تو دور کی بات امام ابن سیرین جیسے جلیل القدر تابعی جو کہ مشرف بصحبت صدیق اکبر رہے نے بد مذہب سے قرآن کی آیت سننا تک گوارہ نہیں کی۔ کاش ہم اس فکر کو ذہن نشین کر لیتے۔

اسلاف نے اتنا کام کیا ہے کہ ہم صرف اس کی فہرست بناتے چلیں تو عمر گزر جائے۔

جدید تحقیق کے نام پر ہمارے بزرگوں نے یہ دھندے نہیں چلائے۔

خدارا انصاف!

ہمیں کہا کس نے کہ ہم قوم کے بڑے بن جائیں، بڑا وہی ہے جو خود کو طالب علم سمجھے اسلاف کے طریقے پر چلے۔

یہ تو طریقہ ہی نہیں

ایک اور بات اپنی غلطی تسلیم کون کرتا ہے۔ فی زمانہ جس سے بات کرو تو کتاب الحیل کھول کر بیٹھ جاتا ہے۔ اس کے کتاب الحیل کی طباعت کی جاتی تو بڑے سائز کی سو جلدیں تو بنتی جن میں سے کہیں بھی غلطی ماننے کی کوئی عبارت نہ ہوتی۔

اپنے معاملات دوسروں کے گلے ڈالنے کے بجائے حل کی طرف آئیں، اہل سنت کی پستی کا سبب ہمارا اکڑ ہے۔

جس دن یہ ختم ہوا ترقی خود شروع ہو گی۔

جواب الجواب الجواب الجواب سے کام نہیں ہوتا۔

کسی کو ریمو کرنے کا مطلب کیا ہے؟

کیا آپ اسے جاہل سمجھتے ہیں؟

آپ کے پاس دلیل؟

یا اس کے سوال کا جواب نہیں؟

تو غلطی تسلیم کیوں نہیں کرتے؟

یوں کریں کہ گروپ خالی کر کے چار بندوں کو بٹھا کے باتیں کر لیں۔

آپ دوسروں کو یہ کہتے ہیں کہ اپنی اصلاح کرو، تو خدا کے بندے آپ کیوں آگے نہیں بڑھتے دوسرے کی اصلاح کرنے کے لئے۔

دو افراد ہی ایک دوسرے کو جواب دے کر بھڑاس نکالتے۔ لیکن ایڈمن حضرات نے جلتی پہ اور تیل ڈال دیا۔

اب پورا گروپ شور کر رہا ہے۔

بات یہ ہے کہ

دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی۔

میرے حساب سے جن جن کو ریمو کیا ہے۔

ان کو ایڈ کریں، اور گروپ کے ایڈ منز بھرپور انداز میں مصلح کا کام کریں، سب کے دلائل سنیں۔

کیوں کہ یہ اب پرسنل مسئلہ رہا نہیں۔

جن صاحب پر الزام ہے وہ قابل تشویش ہے کوئی ذاتی الزام تو ہے نہیں، لہذا ان کا بھی موقف سنا جائے۔ اور جن کو ریمو کیا گیا ہے وہ بھی دلائل لے کر آئیں۔ ہم خاموشی سے سنیں گے۔

اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ گروپ کو لاک کر کے دونوں فریقین کو ایڈ من بنایا جائے اور ان کی ون ٹو ون گفتگو ہو، دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو گا۔

کہیں ملاقات کرنے کی ضرورت نہیں، گروپ میں ہی گفتگو تمام ہو جائے۔

کسی کو بات بری لگی ہو تو معذرت۔

والسلام مع الاکرام

خادم اکابرین فقیر پر تقصیر

مولانا امیر البحر گروپ ایڈ من

چند ایک اہم معروضات

1۔ ایک بات ختم ہو چکی ہے، اس پر بار بار بحث کرنے سے سوائے ضیاع وقت کے کچھ حاصل نہیں ہونے والا۔

2۔ اویس بھائی کو اس وجہ سے نہیں ریموو کیا گیا کہ انہوں نے راشد بھائی کے بارے کوئی بات کی۔ بلکہ ان کے لہجہ میں استاد محترم مولانا ازہار صاحب سے بد تمیزی جھلک رہی

تھی۔[1] جس پر انہیں تنبیہ بھی کی گئی، اور گروپ سے ریموو کرنے کے بعد انہوں نے معذرت کرلی اور انہیں میسیج کر دیا گیا کہ چند دن بعد انہیں گروپ میں ایڈ کر دیا جائے گا۔ [2]

3۔ ویسے تو کسی ٹاپک پر کوئی علمی بحث کرنے کا کہا جائے تو کسی کے علمی شہ پاروں سے ہمیں کوئی موتی بکھرتے ہوئے نظر نہیں آتے، لیکن جب بات کسی شخصیت پر آجائے تو ہر ایک اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہوئے اصلاح کی نیت سے حصہ ملانا فرض سمجھتا ہے۔

4۔ باقی اگر ہادی انسٹیٹیوٹ سے کسی کو زیادہ ہی نقصان ہو رہا ہے تو جا کر تھانے میں کیس کرا دیں اور اسے اسے جیل میں ڈلوا دیں،[3] تاکہ تھوڑا سا سکون ملے آپ لوگوں کو، چھوڑو یار کن چکروں میں پڑ گئے ہیں۔

اب اگر کسی نے بھی اس ٹاپک پر گفتگو کی تو بغیر کسی وارننگ کے اسے گروپ سے

---

(1)... میرے ساتھ کئی افراد نے اس دوران تحقیر اناً انداز میں کلام کیا، ایک دو نے مذاق بھی اڑایا، مگر کسی کو ریموو تو دور تنبیہ بھی نہیں کی حضرت نے اور ان کے استاد صاحب سے جو گفتگو ہوئی وہ بد تمیزی تھی۔ مفتی خرم شہزاد نے سچ ہی کہا تھا کہ یہ سب دوست ملے ہوئے ہیں۔

(2)... یہ سطور لکھتے وقت ایک ماہ سے زائد ہو گیا مگر ابھی تک گروپ ایڈ من نے اپنے وعدہ کے مطابق مجھے گروپ میں ایڈ نہیں کیا اور نہ ہی یہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ اس لیے لکھ رہا ہوں تاکہ ان کا جھوٹ اور دوغلا پن واضح ہو جائے ورنہ سچ تو یہ ہے کہ میں اس گروپ میں اب آنا بھی نہیں چاہتا، جہاں حق کی جگہ ذاتی مفاد سامنے رکھے جاتے ہیں۔

(3)... سبحان اللہ کیا بچگانہ لوجک پیش کی جا رہی ہے، جیسے عالم اسلام کے جمیع علماء پہلے کسی کی غلطیوں یا جرائم پر لکھتے اور بولتے نہیں ہیں بلکہ دوسروں کو جیلوں میں ڈلواتے ہیں۔ اور ہمارے قوانین بنے ہی اس لیے ہیں کہ جو اہل سنت کے خلاف کام کرے اس پر پرچہ کٹواؤ، وہ اگلے ہی لمحہ جیل میں ہو گا۔

الوداع کہہ کر رخصت کر دیا جائے گا۔

اور ہاں یہ گروپ کسی ایک شخصیت پر منحصر نہیں ہے تمام احباب ہی ہمارے لیے قابل احترام ہیں، باقی جماعت کے وقت اگلی صف میں جگہ خالی ہوتے ہوئے پچھلی صف میں نماز شروع کرنے والے کو پھلانگتے ہوئے اور اس کے سامنے سے گزر کر آگے جا کر صف مکمل کرنے کا حکم ہے، کیونکہ یہاں وہ خود اپنی ہتک کرانے پر راضی ہوا ہے۔[1]

اب اگلی بات آپ لوگ سمجھ ہی گئے ہوں گے۔

مفتی خرم شہزاد

اگر تمام کو قابل احترام سمجھتے تو اپنے مرضی بندے کو ڈھیل نہ دیتے۔ آپ نے بس ایک بات پہ اویس اوکاڑوی صاحب کو ریموو کیا بس وہ بہانا تھا۔

انہوں نے کوئی بے ادبی نہیں کی تھی ویسے اگر بے ادبی بھی تھی تو آپ نے ان کا معافی نامہ سینڈ کیا جو ان سے ازہار صاحب کی عظیم الشان بارگاہ میں گستاخی ہوئی اس سے معذرت کی پھر معذرت کے بعد کیوں نہ ایڈ کیا گیا؟

یہ صرف تعلقات کی بنا پہ گروپ ہے، بس اور کچھ نہیں، حقیقت سننے کی ہمت نہیں

---

(1)... اللہ اکبر کیا مثال پیش کی ہے۔ اگر ریموو کرنا ہی تھا یا کوئی ہتک عزت کا مستحق تھا تو مولانا راشد مدنی ہیں اپنے جرم کی وجہ سے، چاہیے تو یہ تھا کہ ان کو ریموو کیا جاتا، بد مذہبوں کو قصداً ٹریننگ دینے کے جرم میں، کیونکہ ان کا جرم بہت بڑا ہے، جس پر نا وہ شرمندہ ہیں، نہ معذرت کرنے کے لیے تیار اور نہ آئندہ ایسا کرنے پر راضی۔ انہیں تو بس پیسوں سے غرض ہے، اہل سنت کا نقصان ان کی وجہ سے ہوتا ہے تو ہوتا رہے انہیں کوئی پراوہ نہیں۔

ہے راشد اینڈ پارٹی میں جو بندہ اعتراض وغیرہ بولے اس کو ریموو کردو اور جو آپ کے کرتوت مع دلائل بیان کرے اس کے میسج بھی ڈلیٹ کر دیے یہ کیسا انصاف ہے آپ کا؟

اپنی باتیں سنانے کے لیے گروپ بند کر دیتے ہو۔

اگر ہمت ہوتی ہے تو گروپ اوپن رکھ کر بولا کرو، رات سلمان صاحب والے میجسز کیوں ڈلیٹ کیے ؟[1]

ہمت نہیں تھی تو پھر گروپ ہی اوپن نہ کرتے یا پھر ختم کردو اس کو اور یا پھر اپنے جاننے والوں کو ایڈ کرو تاکہ آپ پہ کارنامے بتانا والا کوئی نہ ہو آپ کے سامنے۔

مولانا راشد مدنی صاحب ھادی انسٹیٹیوٹ

ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے کسی بھی اقدام پر کسی کو اعتراض ہے اور شرعی اصولوں کے مطابق حل چاہتے ہیں تو جب جس صاحب فتوی مفتی صاحب کے پاس بیٹھنے کا بولیں گے بیٹھنے کو تیار ہیں۔

کراچی کیا پورے پاکستان سے کوئی بھی علمی دوست بات کرنا چاہے تو بالمشافہ بیٹھے سفری اخراجات رہائش کھانا فقیر پیش کرے گا۔

البتہ صرف تماشا کرنا ہے تو

والسلام

اب اس کے بعد فقیر کسی کو کوئی جواب دینے کا پابند نہیں۔

---

(1)... گزشتہ صفحات میں مولانا سلمان مدنی کے جو میسج آپ نے پڑھے، مولانا امیر البحر صاحب نے وہ ڈلیٹ کر دیئے تھے۔

مفتی خرم شہزاد

راشد ہادی انسٹیٹیوٹ

اس بات پہ حلف دے کہ اب اس کے پاس کوئی وہابی و دیوبندی گروپ نہیں ہے۔

کسی وہابی و دیوبندی کو ٹریننگ نہیں دے رہا۔

اس وقت زمانہ حال کے بارے حلف چاہیے۔

مولانا راشد مدنی صاحب ھادی انسٹیٹیوٹ

ہمارا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ مفروضہ بنا کر ہم دوسرے سے حلف مانگتے پھرتے ہیں

مفتی خرم شہزاد صاحب! اشرف پٹیل نے جو مفتی قاسم صاحب، نگران شوری، حاجی عبدالحبیب صاحب، حاجی امین صاحب اور دیگر کے بارے میں بکواسات کی ہیں۔ آپ ان سب حضرات سے کب حلف لینے جا رہے ہیں؟(1)

یا روئے زمین پر فقط راشد ہی ہے جس کے حلف پر اسلام کی عمارت قائم ہے۔(2)

صرف مجھے ہی نشانہ بنانے کا مقصد کیا ہے؟

---

(1)... کہاں اشرف پٹیل اور اراکین شوریٰ کے معاملات اور کہاں موصوف کا اپنا جرم، بھلا ان کا کوئی موازنہ بھی بنتا ہے۔ خود تو اتنی جرح، اعتراضات اور ثبوتوں کے باوجود نہ وضاحت پیش کر سکا اور نہ حلف دے سکا اور جان چھڑانے کے لیے بات اراکین شوریٰ تک لے جا رہا ہے۔

(2)... آپ کے حلف پر اسلام کی عمارت قائم نہیں ہے۔ بلکہ یہ حلف آپ کو آپ کے جرم سے نجات دلانے کے لیے تھا۔

میں اب بھی تیار ہوں یقیناً آپ ابھی دارالافتاء میں ہوں گے۔

حکم فرمائیں ،ابھی حاضر ہو جاؤں ،حلف بھی لے لیجیے گا، [1] رہنمائی بھی فرمایئے گا،شرعی اصولوں کے مطابق حکم بھی لگایئے گا۔ اور جو کچھ آپ نے کل سے لکھا اس سب پر بھی میری رہنمائی کر دیجیے گا۔

مفتی خرم شہزاد

راشد ہادی انسٹیٹیوٹ

اس بات پہ حلف دے کہ اب اس کے پاس کوئی وہابی و دیوبندی گروپ نہیں ہے۔

کسی وہابی و دیوبندی کو ٹریننگ نہیں دے رہا۔

اس وقت زمانہ حال کے بارے حلف چاہیے۔

چند باتیں

حلف یہاں گروپ میں ہی ہو گا۔

ویڈیو کی صورت میں ہو گا۔

زمانہ حال کے بارے ہو گا کہ اس وقت کوئی بدمذہب مجھ سے فائدہ حاصل نہیں کر رہا۔

اس کے بعد میں خود آپ کے پاس آؤں گا۔

آپ کو یہاں آنے کی تکلیف بھی نہیں دوں گا۔

---

(1)... جب حلف دینا ہی تھا تو پھر گروپ میں ہی دے دیتے جہاں بات ہوئی اور جہاں مطالبہ ہو رہا تھا، سچا آدمی تو ایک منٹ نہیں لگاتا تو خود پر لگے داغ کو دور کرنے کے لیے اور جھوٹا آدمی ہمیشہ بہانے تلاش کرتا رہتا ہے جان چھڑوانے کے لیے۔

آپ کے کورسز کی پوسٹ کو خود شئیر کروں گا۔

بس پہلے جو کچھ کہا وہ سب کرنا ہو گا یہاں گروپ میں ہی۔[1]

مولانا سلمان رضا مدنی

دو دن سے اب تک جتنی بھی گفتگو ہوئی ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ دونوں طرف جارحانہ انداز اپنایا گیا البتہ مولانا اویس مدنی کا پلڑا بھاری رہا اور مولانا راشد مدنی ان کے اعتراض اور سوالات کے خاطر خواہ جواب نہیں دے سکے اور جو علامہ راشد نے وضاحت کی اس پر بھی علامہ اویس نے کچھ سوالات رکھے اس کے بھی جوابات ان سے نہ بن پائے۔ علامہ اویس نے اپنے موقف پر دو تین شواہد بھی پیش کیے ہیں جو ان کے موقف کو مضبوط کرتے ہیں۔

ایک اور بات جس کی طرف احباب نے توجہ نہیں دی مولانا اویس نے یہاں تک کہہ دیا کہ اگر مولانا راشد حلفاً یہ کہہ دیں کہ انھوں نے کبھی کسی بد مذہب کو اپنی پوسٹ کی تشہیر کا نہیں کہا یا بد مذہب کو جانتے ہوئے اسے کورس میں انرول نہیں کیا۔ میں ان کی بات مان لوں گا۔

اور اس بات کو بھی علامہ اویس نے قبول کیا ہے کہ اگر کوئی بد مذہب اپنی شناخت چھپا کر شامل ہو جاتا ہے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں، اعتراض اس پر ہے کہ یہ کام جانتے ہوئے قصداً کیا جا رہا ہے جو یقیناً غلط ہے۔

(1)... مفتی خرم شہزاد صاحب کا یہ آخری میسج ثابت ہوا کیونکہ اس کے ساتھ ہی انہیں بھی گروپ سے ریموو کر دیا تھا۔

یہ اہم نکتہ تھا جو علامہ راشد مدنی کو سچا یا جھوٹا اور بحث کو بند کرنے کے لیے کافی تھا۔
اب تک کی مجموعی گفتگو کا نتیجہ یہی ہے۔

البتہ علامہ اویس کو گروپ سے ریمو کرنا ان کے ساتھ صریح زیادتی ہے چاہیے تو یہ تھا کہ جب بات چل ہی نکلی تو دونوں حضرات اپنا مقدمہ کھل کر بیان کرتے یہاں تک کہ سب کو تسلی بخش وضاحت مل جاتی یا دونوں میں سے ایک خاموش ہو جاتا۔[1]

مولانا سعید مدنی[2]

مولانا راشد مدنی نے اپنے کسی کورس کا اعلان کیا اور فری نشست رکھی، مجھے سمیت بہت سے افراد شامل ہوئے، آدھے گھنٹے کی اس فری نشست میں مولانا صاحب نے کئی چیزیں بتائیں، انڈیا کے ایک صاحب نے سوال کیا۔ یہ جتنا کچھ آپ بتا رہے ہیں، چند دن کے کورس میں کیسے سیکھائیں گے۔ انہوں نے جواب دیا ہم آپ کو سیکھا دیں گے، مگر ان کی تسلی نہیں ہو رہی تھی، آخر کار حضرت نے انہیں کورس سے ہی نکال دیا۔[3]

---

(1)... اس گفتگو کے بعد مولانا سلمان مدنی کو بھی گروپ سے ریمو کر دیا گیا، تا کہ وہ راقم الحروف کی تائید یا مولانا راشد کے خلاف مزید کوئی جملہ نہ بول سکیں۔ جھوٹے ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہیں۔ حالانکہ دیکھا جائے تو مولانا سلمان مدنی نے سب سے غیر جانبدارانہ اور بہترین کلام کیا ہے، جس میں نا الزام تراشی، نہ کسی کی تذلیل، نہ کچھ اور۔

(2)... مولانا سعید مدنی جامعۃ المدینہ کے فاضل، انتہائی قابل عالم اور جامعۃ المدینہ نور پور، پاکپتن کے مدرس ہیں۔

(3)... مطلب سوال کرنے والے کو اپنے کورسز، گروپ اور پیجز سے نکالنا پرانی عادت ہے۔ یعنی خود کو صحیح نہیں کرنا۔

مولانا مفتی محمد عرفان المدنی(1)

موصوف سے ایک مرتبہ ہمارا بھی ایک کورس کرنے کا اتفاق ھوا لیکن شکر ہے کہ وہ اتفاق محض تین دن تک ہی محدود رہا۔

یہ انسٹیٹیوٹ سینٹر کم اکنامکس سینٹر زیادہ ہے موصوف پرانی قبروں پر نئی تختیاں لگانے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں کرتے اور اپنی اصلاح کو توہین سمجھتے ہیں۔

اللہ انہیں ہدایت دے اور اس رنگ باز انسان سے لوگوں کو بچائے آمین

مکسور القلب(2)

راشد بھائی یہ آپکا رویہ انتہائی غیر منصفانہ ہے۔

اختلاف کا حق سبکو دینا چاہیے آپکو اور کھل کر اختلاف کرنے کا، مجھے نہیں معلوم کہ راشد نمبر 2 بھائی کیساتھ آپکے تعلقات کیا ہیں کیا نہیں ہیں؟ لیکن صرف اتنی بات ہے کہ تعلق ہوں یا نہ ہوں یہ آپکا کسی کو بات نہ کرنے دینا اور ریموو کرنا وغیرہ انتہائی انتہائی جانبداری اور غلط اور غیر منصفانہ طریقے پر مبنی ہے، اگر آپکا مدعا یہ ہے کہ گروپ کا ماحول خراب نہ ہو تو آپ دونوں حضرات کو تنبیہ کر دیتے یا دونوں کو نکال دیتے بہر حال یہ ایک

---

(1)... آپ حافظ قرآن، قابل عالم ہونے کے ساتھ متخصص فی الفقہ ہیں، اس کے ساتھ ایک اچھے حکیم بھی ہیں اور امام مسجد بھی ہیں۔ تین اردو میں اور قرآنیات پر ایک عربی میں ضخیم کتاب لکھ چکے ہیں۔

(2)... ان مولانا صاحب کا نام، تعلیم، خدمات اور مصروفیات کے متعلق میں کچھ نہیں جانتا اور نہ ہی یہ بتانا پسند کرتے ہیں۔ مکسور القلب ان کی وٹس اپ آئی ڈی پر لکھا ہوا ہے۔

عرض تھی توجہ کریں۔[1]

مکسور القلب

دیکھیں مجھے انسٹیٹوٹ والے راشد صاحب کا نہیں پتہ لیکن ایک بات سب ذہن مشین کرلیں کہ یہاں موجود بہت سے افراد ایسے ہیں کہ جنکے دیابنہ اور وہابیہ کیساتھ مراسم ہیں حتی کہ کچھ ان لوگوں کیساتھ بھی مراسم ہیں کہ جو دینی اقدار سے دور لبرل ذہنیت کے حامل ہیں جو الحاد کا ایک رستہ ہے۔[2]

توہمیں گروپ میں اچھے انداز میں مل بیٹھ کر ایک نشست رکھنی چاہیے کہ جن جن کے مراسم ہیں وہ کن بنیادوں پر ہیں اور کیا وہ غلط ہیں شرعا یا نہیں، اسطرح تنقیح ہوگی۔[3]

صاحب ھادی انسٹیٹوٹ کی ایک اور چالاکی

مجھے گروپ سے ریموو کرنے کے بعد مفتی خرم شہزاد صاحب جنہیں میں پرسنلی نہیں

(1)... اس گفتگو سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ گروپ کا ہر غیر جانبدار بندہ یہ سمجھتا تھا کہ مولانا راشد مدنی اور ان کے ساتھی غلطی پر ہیں۔

(2)... بد مذہبوں کے ساتھ ذاتی مراسم رکھنا اور بد مذہبوں کو تصنیف و تالیف کی ٹرینگ دے کر انہیں اس قابل بنانا کہ وہ بد مذہبوں کی حمایت اور سنیت کے خلاف لٹریچر تیار کریں دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔ نیز ایک سنی متصلب فی الدین والمسلک کسی بد مذہب سے مراسم نہیں رکھ سکتا اور نہ ہی ہم اس کی حمایت کرتے ہیں۔ بد مذہبوں کے متعلق ہمارا نظریہ وہی ہے جو ہمیں امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سیکھایا ہے بس۔

(3)... اس میسج کے بعد گروپ ایڈمن امیر البحر نے گروپ کو دس دن کے لیے بند کر دیا اور ان دس دنوں میں خود ہی میسج وغیرہ کرتے رہے، باقی سب خاموش۔

جانتا اس گروپ میں ہی پہچان ہوئی انہوں نے بھی مولانا راشد مدنی پر نقد کیا اور ان کی صفائی میں حلف کا مطالبہ کیا۔ مولانا راشد مدنی انہیں کہتے رہے کہ میں دارالافتاء آپ کے پاس آتا ہوں اور وہاں حلف دوں گا، جبکہ مفتی خرم شہزاد نے کہا یہیں حلف دے دو، اگر آپ نے یہاں حلف دے دیا تو میں خود آپ کے پاس آپ کے دفتر آجاؤں گا۔ باقی گفتگو پھر وہاں بیٹھ کر کر لیں گے۔

پھر جب مفتی خرم شہزاد کو بھی گروپ سے ریموو کر دیا گیا تو بعد میں مولانا راشد مدنی نے مفتی خرم شہزاد کو جھوٹا اور خود کو سچا ثابت کرنے کے لیے ایک چالاکی دیکھائی اور دعوت اسلامی، کراچی کے ایک دارالافتاء کے دروازے پر جا کر ویڈیو بنائی کہ کہ میں دارالافتاء آیا ہوں یہاں پر مفتی خرم شہزاد نامی کوئی نائب مفتی کیا خادم بھی نہیں ہے۔ پھر اس ویڈیو کو گروپ میں بھیج کر اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر مفتی خرم شہزاد کا مذاق اڑاتے رہے تاکہ ان کی اہمیت لوگوں کی نظروں میں ختم ہو جائے اور جو انہوں نے موصوف پر کلام کیا یا حلف کا مطالبہ کیا وہ بھی ہوا میں اڑ جائیں۔ کسی نے مفتی خرم شہزاد کو اطلاع دی تو مفتی صاحب نے گروپ ایڈمن کو میسج کیا کہ مولانا راشد مدنی غلط بیانی کر رہے ہیں۔ یعنی چالاکی دیکھا رہے اور جھوٹ بول رہے ہیں۔ میں نے شروع میں ہی بتایا تھا کہ میں جامعہ کنزالایمان، راولپنڈی کے دارالافتاء میں ہوتا ہوں۔ اس میسج کے بعد ایڈمن نے مولانا راشد کو میسج کیا کہ مفتی خرم کے میسج آرہے ہیں اور پھر انہوں نے وہ ویڈیو گروپ سے ڈلیٹ کر دی۔

یہ ہے اس بندے کی اخلاقیات اور سچائی۔

میثم عباس رضوی کی رائے[1]

راقم الحروف نے مولانا راشد مدنی سے ہونی والی گفتگو کے سکرین شارٹ اپنی فیس بک وال پر دیئے تو جناب میثم عباس رضوی نے بھی وہاں ایک کمنٹ کیا۔ اُن کا کمنٹ کیوں آیا اور یہ کیوں اہمیت کا حامل ہے، اس کو جاننے کے لیے اس کا پس منظر سمجھ لیجئے۔

ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی نے مولانا راشد مدنی کی کتاب تحقیق و تدوین کے اصول و مراحل[2] پر ایک تبصرہ لکھا۔ اس تبصرے میں جہاں انہوں نے کتاب کی خوبیوں پر روشنی ڈالی وہیں بعض مقامات پر نقد کیا، بعض اغلاط کی تصحیح کی اور بہت سے مقامات پر مولانا راشد مدنی کا دوسروں کا مواد سرقہ کرنے کی نہ صرف نشاندہی کی بلکہ دلائل سے ثابت بھی کیا اور سرقہ و مسروقہ ہر دو طرح کا مواد سامنے رکھا۔ تاکہ پڑھنے والا اور موصوف یہ نہ کہہ سکیں کہ سرقہ کا محض الزام ہے۔

کچھ ماہ بعد مولانا راشد مدنی نے جناب میثم عباس رضوی کی وال پر ایک پوسٹ میں کمنٹ کرتے ہوئے، اس بات کو دہرایا اور کہا کہ سرقہ کا مجھ پر بھی الزام لگا ہے اور اس کے

(1)... میثم عباس رضوی اہل سنت کے مشہور قلم کار محقق ہیں، رضویات اور رد دیابنہ و وہابیہ پر ان کا بہت کام ہے، مجلہ حق کے نام سے ایک رسالہ بھی نکالتے ہیں۔ اس لیے ان کی رائے اس معاملہ میں اہمیت رکھتی ہے۔

(2)... یہ رسالہ آپ کو نیٹ پر پڑھنے کو مل جائے گا اور میں چاہوں گا کہ ہر فرد اس کو لازمی پڑھے تاکہ استاذ التحقیق کی علمی حیثیت کا آپ کو بھی پتا چلے۔

ساتھ انہوں نے ابوالابدال کو غلط، بُرا، حاسد، فسادی کہنے کے ساتھ ساتھ تھرڈ لیول کی زبان استعمال کر کے اپنی بھڑاس نکالتے رہے۔ ابوالابدال صاحب نے موصوف کو شائستگی کے ساتھ جواب دیئے اور اپنا موقف واضح کرتے ہوئے کہا: کہ میں نے آپ پر الزام نہیں لگایا، بلکہ جو کہا دلائل سے ثابت کیا، میرا تبصرہ نیٹ پر اور آپ کی کتاب دونوں موجود ہیں کسی بھی انصاف پسند بندے سے پڑھوالیں، نیز اگر میں غلط ہوں تو آپ دلائل کے ساتھ میرا رد لکھ دیں۔ نیز انہوں نے یہ بھی یاد دلایا کہ میں آپ سے کیوں حسد کروں گا؟ جبکہ میں آپ کے کورسز میں دوسروں کو شامل کرواتا رہا، آپ کے کورسز کامیاب کروانے کے لیے میں نے اپنے متعدد غیر مطبوعہ مقالات، مضامین اور کتابوں کی اندرونی فہرست وغیرہ تک آپ کو دی ہیں۔ اور آخر میں مولانا راشد مدنی کو کہا: آپ میرے خلاف جو گھٹیا زبان استعمال کر رہے ہیں ہزاروں افراد اسے پڑھ رہے ہیں۔

مولانا راشد مدنی نے جب آخری الفاظ دیکھے اور محسوس کیا کہ وہ جھوٹے پڑ رہے ہیں تو تمام کمنٹ ڈلیٹ کر کے چلتے بنے۔

یہ ساری گفتگو جناب میثم عباس رضوی کی وال پر ہو رہی تھی اس لیے وہ پڑھ اور دیکھ رہے تھے۔

اس کے بعد میری پوسٹ آئی تو انہوں نے جو کمنٹ کیا ملاحظہ کریں:

بد مذہبوں کو ٹریننگ دینا واقعی ان کے ہاتھ میں ہتھیار دینے کے مترادف ہے، جس کی تائید نہیں کی جاسکتی۔ باقی ھادی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی جانب سے ابھی تک علمائے اہل سنت کی کتابوں پر کام کے اعلانات ہی دیکھے ہیں۔ کوئی کام منظر عام پر نہیں آیا۔ اگر

کسی کتاب پر کام مکمل ہے لیکن اشاعت کے لیے سرمایہ نہیں ہے تو اس کی اشاعت کی بابت میں ناشرین سے بات کر کے اشاعت کی کوشش کر سکتا ہوں۔ باقی اس دن میری پوسٹ پر جو بحث ہوئی اور اس پوسٹ پر جو نظر آ رہا ہے۔ اس سے رضوان طاہر فریدی صاحب کا مؤقف وزنی لگ رہا ہے۔[1] واللہ اعلم

(1)... میری پوسٹ کو متعدد افراد نے شیئر کیا تھا جن میں ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی بھی تھے۔ مولانا میثم عباس رضوی نے فریدی صاحب کی وال اور میری پوسٹ پر کمنٹ کیا تھا اس لیے انہوں نے آخر میں آپ کا نام لیا ہے۔

مرتب ایک نظر میں

از قلم: مولانا محمد سلمان رضا المدنی

نام: محمد اویس رضا اوکاڑوی

فاضل: جامعۃ المدینہ، اوکاڑا، دعوت اسلامی

جامعۃ المدینہ دعوت اسلامی سے درس نظامی کی تکمیل کی اور پوزیشن ہولڈرز طلباء میں سرِ فہرست رہے، تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان بورڈ میں بھی پاکستان بھر میں نمایاں پوزیشنز کا اعزاز حاصل ہے۔

اساتذہ: اساتذہ میں شیخ الحدیث مولانا شہباز ظفر صاحب جو کہ محدثِ اعظم پاکستان کے ایک واسطے سے شاگرد ہیں اور استاذ محترم مولانا مفتی نوید طارق اویسی صاحب جو کہ حضرت فیض احمد اویسی صاحب کے شاگرد ہیں۔

اور دیگر قابلِ قدر اساتذہ کرام سے شرفِ تلمذ حاصل کیا۔

تدریس: اب جامعۃ المدینہ دعوت اسلامی میں تدریسی خدمات کا تیسرا سال ہے۔

قلم سے رشتہ: درس نظامی کے دوران ہی مختلف مجلات، جرائد، اخبارات اور ماہنامے وغیرہ میں ملک و بیرون ملک میں مضامین شائع ہوتے رہے اور شائقین علم و فن نے خوب سراہا۔

بہت ہی علمی و ادبی تصنیف "کمال امام وکلام امام" سیدی اعلی کی سیرت اور ان کی

شاعری کے جواہر پاروں پہ مشتمل کتاب لکھی جس کے دو مختلف ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔
امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تاریخ کے آئینے میں۔
چند درسی کتب کی شروحات تحریر کیں جو ابھی تک غیر مطبوع ہیں۔